

www.FaizAhmedOwaisi.com

صلی اللہ وآلہ  
علیہ وسلم

# فضلاتِ رسول پاک ہیں

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت

مفتی محمد فیض احمد اویسی  
دامت برکاتہم العالیہ



بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوة والسلام عليك يا رحمة للعالمين

## فضلات رسول ﷺ پاک ہیں

مفتی لطیف

عش المصطفیٰ بقیة الوقت فیض ملت مقرر اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم القدسیہ

○ ☆ ☆ ☆ ○

○ ☆ ☆ ○

○ ☆ ○



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من كان نبياؤاوم بين الماء والطين

اما بعد! حضور ﷺ کی بشری شکل سے لوگوں کو دھوکہ ہوا کہ آپ میں اور ہماری بشریت میں کوئی فرق نہیں۔ فقیر نے اس رسالہ میں بشری عام اور غلیظ اشیاء (فضلات) کے بالمقابل حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ کی تفصیل عرض کی ہے تاکہ اہل اسلام کو یقین ہو کہ حضور نبی پاک ﷺ کی حقیقت نوری بشریت کے لباس میں ہے۔

وقتہ والسلام

محمد قیص احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان

۲۰ صفر ۱۴۲۲ھ بروز سوموار شریف



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الكريم الامين

وعلى آله الطيبين واصحابه الطاهرين

**اما بعد!** فقیر قادری مدینے کا بھکاری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ اہل اسلام سے عرض گزار ہے کہ حضور ﷺ کی بشریت، آدمیت، انسانیت حق ہے لیکن انہیں اپنے جیسا سمجھنا گمراہی اور سراسر تباہی ہے۔ اس سے آپ کا ہماری جنس ہونا ثابت نہیں کرتا کہ ان کی بشریت کی حقیقت بھی ہماری جیسی ہے بلکہ آپ کی بشریت کے لوازمات گواہ ہیں کہ آپ نور علی نور ہیں اور ہماری بشریت گندگیوں اور غلاظتوں سے بھرپور۔ یہاں صرف فضلات کے بارے میں گفتگو ہوگی۔

پہلے ایک مقدمہ آخر میں ایک خاتمہ اور درمیان میں دو باب۔ مقدمہ میں عقیدہ اہل سنت و نظریہ اہل باطل کے ساتھ اسلاف صالحین رحمہم اللہ کی آراء مقدمہ اور ابواب میں فضلات مبارکہ کی تفصیل اور خاتمہ میں خصائص کریمہ کا ذکر ہے۔

### مقدمہ

حضور سرور عالم ﷺ کے بشری جسم کو اللہ تعالیٰ نے ایسا لطیف و نظیف اور پاکیزہ و مطہر کر دیا تھا کہ اس میں کسی قسم کی عنصری اور مادی کثافت باقی نہ رہی تھی اس لئے چاند سورج چراغ وغیرہ کی روشنی میں جب حضور ﷺ تشریف لاتے تو جسم اقدس اس روشنی کے لئے حائل نہ ہوتا تھا اور دیگر اجسام کثیفہ کی طرح حضور ﷺ کے جسم پاک کا کوئی تاریک سایہ نہ پڑتا تھا اور نہ ہی آپ ﷺ کے فضلات ہماری طرح کثیف اور بدبودار تھے۔

### عقیدہ اہل سنت

ہم حضور ﷺ کو ایسا بشر مانتے ہیں جس میں بشریت کے عیوب و نقائص نہ ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش میں ”محمد“ پیدا کیا ہے جس کے معنی ہیں ”حمد کیا ہوا“ ”حمد کے معنی ہیں ”تعریف و ثناء“ ظاہر ہے کہ تعریف و ثناء حمد و خوبی پر ہی ہو سکتی ہے۔ عیب سے اس کا کوئی تعلق نہیں حضور ﷺ چونکہ اپنے مرتبہ و مقام میں مطلقاً محمد ہیں اس لئے ذات مقدسہ میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاسکتی جو حضور ﷺ کے حق میں کسی اعتبار سے بھی عیب قرار پائے۔ لہذا واضح ہو گیا کہ نجاست و غلاظت، کثافت و ثقالت ہر عیب سے حضور ﷺ پاک ہیں اور آپ کی بے عیب



بشریت محمدی کی دلیل ہے۔ رہا یہ امر کہ لفظ **ملک** سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ہماری مثل ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں حصر اضافی ہے یعنی **”بالنسبة الى الالهية“** اس لئے آیت کے معنی یہ ہیں کہ میں عدم الوہیت میں تمہارے جیسا ہوں۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

## فضلات مبارکہ

حضور ﷺ کے فضلات شریفہ مادی کثافتیں نہیں بلکہ نورانی اور روحانی لطافتیں ہیں جو نہ صرف طاہر و مطہر ہیں بلکہ موجب شفاء اور سبب صد برکات ہیں اور جنہیں نصیب ہو اوہ ان کی خوشبو سے معطر اور مرنے کے بعد جنت کا حقدار بنا۔ اسی لئے ہم اہل سنت حضور ﷺ کو نوری بشر مانتے ہیں۔ حضرت علامہ شہاب الدین خٹاجی حضور ﷺ کی بشریت مطہرہ کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

وكونه مخلوقا من النور ولا ينافيه كما توهم

اور نبی کریم ﷺ کا نور سے مخلوق ہونا حضور ﷺ کی بشریت کے منافی نہیں جیسا کہ وہم کیا گیا

## عقیدہ وہابیہ دیوبندیہ

غیر مقلدین وہابی اور دیوبندی کہتے ہیں بشریت میں نبی علیہ السلام ہماری طرح ہیں صرف یہی فرق ہے کہ وہ نبوت کے وصف سے موصوف ہیں اور ہم نبی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ و تقویۃ الایمان)

## واضح فرق

ضد اعلان ہے ورنہ حضور نبی پاک ﷺ کی بشریت اور عام بشریت میں واضح فرق ہے۔ سوائے اس کے کہ آپ کو لفظ و صورتاً بشر مانا جائے باقی کسی شے کو آپ سے نسبت نہیں۔

## خلقت محمدی علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام

چونکہ حضور ﷺ کی خلقت تمام کائنات میں کسی سے مناسبت نہیں رکھتی اس لئے حضور ﷺ کے حوائج و ضروریات کو بھی کسی کے حوائج و ضروریات سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات شریف جلد ۳ میں فرماتے ہیں

بایدانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سایر افراد انسانی نیست بلکه مخلوق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ اولی اللہ اسم جاوہر و تعالیٰ عنصری از نور حق جل و علی گشت است

۱۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰى اِلٰى اِنَّمَا الْهٰكُمُ اللّٰهُ وَاحِدٌ **ترجمہ:** تم فرماؤ کہ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

## کمال قال عليه الصلوة والسلام خلقت من نور الله

جاننا چاہیے کہ پیدائش محمدی دیگر افراد انسانی کے پیدائش کے رنگ میں نہیں ہے بلکہ حضور ﷺ کی خلقت افراد عالم سے کسی فرد کی خلقت کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتی۔ اس لئے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

خلقت من نور الله

میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا

## فائدہ

حضور ﷺ کی تخلیق مذکور کو وہابی دیوبندی نہ مانے تو اس کی بد قسمتی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ کی تخلیق یوں ہی ہے جب تخلیق ایسی ہے تو پھر آپ کو اپنے جیسا سمجھ کر تمام غلیظ تصورات آپ کے لئے دل میں جمانا شوم ختمی نہیں ہے تو کیا ہے۔

تمام انسان نجاست و غلاظت میں لتھڑے پیدا ہوتے ہیں اور انہیں پیدائش کے بعد غسل دے کر صاف سہرا کیا جاتا ہے مگر حضور نبی پاک ﷺ پاک پیدا ہوئے اور آپ پیدائشی طور پر بشریت کی کثافتوں سے پاک تھے۔ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت نور و ضیاء کے ساتھ ہوئی اور روشنی میں شام کے محلات چمکنے لگے۔

حضرت ملا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں

وروی عن امہ آمنہ انها قالت ولدته نظیفاً ای نقیاً ما بہ قدرای وسخ ودون کذارو او ابن سعد فی

طبقات وروی انه ولدته امہ بغير دم ولا وجع انہتی۔ (شرح شفاء علی القاری جلد ۱، صفحہ ۱۶۵)

## حقیقت محمدی علیہ السلام کی نورانیت

ومما ظهر من علامات نبوته عند مولده وبعده ما اخرج الطبرانی عن عثمان ابی العاص الثقفی عن امہ انها حضرت آمنہ ام النبی ﷺ فلما ضربها المخاض قالت فجعلت انظر الی النجوم تدلی حتی اقول لتقعن علی فلما ولدت خرج منها نور اضاء له البيت وقال سمعت رسول الله ﷺ يقول انی عبد الله وخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینة وساخبرکم عن ذلك انی دعوة ابی ابراهیم وبشارة عیسیٰ بی ورؤیاء امی رات وكذلك امہات النبیین یرین وام رسول الله ﷺ رأت حین وضعت نوراً اضاءت له قصور الشام اخرجه احمد وصححه ابن حبان والحاکم فی حدیث ابی



امامہ عند احمد نحوه واخرج ابن اسحاق عن ثور ابن يزيد عن خالد بن معدانی عن اصحاب رسول الله ﷺ وقالت اضاءت له بصرى من ارض الشام۔ (فتح الباری جلد ۶، صفحہ ۳۵۵، ۳۵۴)

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں حضور ﷺ کے وہ علامات نبوت جو ولادت مقدسہ کے وقت اور اس کے بعد ظاہر ہوئے ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا اخراج طہرانی نے کیا ہے۔ عثمان بن ابی العاص ثقفی نے اپنی والدہ سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں کہ عند الوالات میں حضور ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر تھی جب انہیں دروزہ لاحق ہوا تو میں نے ستاروں کو دیکھا اس قدر نزدیک ہو گئے کہ گویا مجھ پر گرے پڑے تھے۔ جب حضرت آمنہ نے حضور ﷺ کو جنا تو حضرت آمنہ سے ایک ایسا نور نکلا کہ جس سے سارا گھر منور ہو گیا اور ساری حویلی روشن ہو گئی۔ اس حدیث کی شاہد حضرت عریاض بن ساریہ کی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں اُس وقت خاتم النبیین تھا جب آدم علیہ السلام اپنے خیمہ میں تھے اور اس کے متعلق میں تمہیں بتاؤں گا (اور یہ ہے) بے شک میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا اور اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی ماؤں کو خواب میں دکھائی جاتی ہیں اور حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ نے حضور ﷺ کو جنم دینے کے وقت ایک ایسا نور دیکھا تھا جس سے شام کے تمام محلات روشن ہو گئے تھے۔

اس حدیث کا امام احمد نے اخراج کیا اور ابن حبان وحاکم نے اس کو صحیح کہا اور امام احمد کے نزدیک ابو امامہ کی حدیث اسی کی مانند ہے اور ابوالفتح نے ثور بن یزید سے بروایت خالد بن معدانی حضور ﷺ کے اصحاب سے بھی اسی کی مانند روایت کیا اور اس روایت میں ہے کہ اس نور کی وجہ سے ارض شام کا شہر بصری روشن ہو گیا۔

## گھر کی گواہی

ابن کثیر میں اسی واقعہ کی روایت میں یہ مضمون بھی وارد ہوا کہ ولادت باسعادت کے وقت جو نور محمدی چمکا اس کی روشنی میں ملک شام کے شہر بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں چمکنے لگیں۔ چونکہ حضور ﷺ کی خلقت بے مثالی لطیف و نفیس اور نورانی ہے اس لئے کسی قسم کی غلاظت و کثافت جسم اقدس میں نہیں پائی جاتی اس لئے حضور ﷺ کے جملہ فضلات مبارک پاک تھے۔ تفصیل تو ہم آگے چل کر عرض کریں گے یہاں چند نمونے ملاحظہ ہوں

## جسم مبارک

حضور ﷺ کے جسم اقدس کا مادی کثافتوں سے پاک ہونا ان احادیث شریفہ سے بھی روز روشن کی طرح واضح

ہے جن میں وارد ہوا کہ حضور ﷺ کی خوشبو کا مقابلہ دنیا کی کوئی خوشبو نہ کر سکتی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

(۱) فاشممت غبراً قط ولا سكا ولا شيئاً اطيب من طيب رسول الله ﷺ (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۷۷۷)

میں نے کوئی مشک، عنبر یا کوئی شے حضور ﷺ کی خوشبو مبارک جیسی خوشبو نہیں سونگھی

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور ﷺ مدینہ کی راہوں میں سے کسی راہ سے گزرتے تو اہل

مدینہ ان راہوں میں مہکتی ہوئی خوشبو پاتے تھے اور کہتے تھے کہ اس راستے سے رسول اللہ ﷺ گزرے ہیں (اس حدیث کو

ابو یعلیٰ اور یزید نے صحیح السند سے روایت کیا) (المواہب اللدنیہ صفحہ ۸۲)

(۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ان کے رخسار کو چھوا تو انہوں نے

حضور ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک محسوس کی اور ایسی تیز خوشبو گویا کہ حضور ﷺ نے عطر فروش کے عطر کے کپ سے

اپنے مبارک ہاتھ کو نکالا ہے اور ان کے غیر نے کہا کہ حضور ﷺ کی خوشبو لگائیں یا نہ لگائیں بہر صورت حضور ﷺ سے مصافحہ

کرنے والا اپنے ہاتھ میں تمام دن حضور ﷺ کے دست مبارک کی خوشبو پاتا تھا اور حضور ﷺ کسی بچے کے سر پر اپنا دست

مبارک رکھ دیتے تھے تو حضور ﷺ کی خوشبو کہ وجہ سے دوسرے بچوں میں پیمان لیا جاتا تھا۔

(مواہب لدنیہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۳)

## پسینہ پاک

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور دو پہر کو آرام فرمایا سوتے میں

حضور ﷺ کو پسینہ آرہا تھا۔ میری والدہ ایک شیشی لے آئیں اور اس میں حضور ﷺ کا پسینہ مبارک کو جمع کیا۔ حضور ﷺ

بیدار ہو گئے اور فرمایا کہ اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہو؟ میری والدہ نے عرض کیا حضور ﷺ میرے آپ کا پسینہ ہے ہم اسے اپنی

خوشبو بنارہے ہیں اور یہ سب خوشبوؤں سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو ہے اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔

(مواہب لدنیہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۳)

(۲) امام قسطلانی شارح بخاری مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں

واما طيب ريحه ﷺ وعرقه وفضلاته فقد كانت الرائحة الطيبة صفته ﷺ وان لم يمس طيباً۔

(مواہب لدنیہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۳)

بہر نوع حضور ﷺ کی رت، مبارک، پسینہ مقدس اور فضلات شریفہ کی مہکتی ہوئی خوشبو میں سے حضور ﷺ کی ذات مقدسہ

کی صفات تھیں خواہ حضور ﷺ کی خوشبو لگائیں یا نہ لگائیں۔



ابو یعلیٰ اور طبرانی نے ایک شخص کا قصہ روایت کیا کہ اس کے پاس کچھ نہ تھا اور اسے اپنی بیٹی کی شادی کرنا تھی اُس نے حضور ﷺ سے استعانت کی۔ حضور ﷺ نے اس سے ایک شیشی منگائی اور اس میں اپنا مبارک پسینہ بھر کر اسے دے دیا اور فرمایا اپنی لڑکی سے کہو وہ اپنے بدن پر میرے پسینہ کو بطور خوشبو استعمال کرے تو تمام اہل مدینہ اس کی خوشبو سے معطر ہو جاتے تھے اس لئے لوگوں نے اس گھر کا نام **بین المطیبین** (خوشبوداروں کا گھر) رکھ دیا۔

(مواہب لدنیہ، جلد ۲ صفحہ ۲۸۲)

(۴) **وروی انه کان یصلو ببولہ ودمہ ﷺ**۔ (مواہب لدنیہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۴)

روایت ہے کہ حضور ﷺ کے پیشاب اور خون مبارک سے برکت حاصل کی جاتی تھی

(۵) **وفی کتاب الجوہر المکنون فی ذکر القبائل والبطونی انه لما شرب ای عبد اللہ ابن الذبیر دمه**

**تضوع فحمہ مسکاد بقیت رائحة موجودة فی فحمہ الی ان صلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔**

کتاب جو ہر مکنون میں ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے بدن سے پچھوؤں کے ذریعے نکالا ہوا خون پیا تو ان کے دہن مبارک سے مشک کی خوشبو مکی اور وہ خوشبو ان کے منہ سے ہمیشہ مہکتی رہی یہاں تک کہ ان کو سولی دی گئی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کوسولی دی گئی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

## بول مبارک

ایک مرتبہ حضور ﷺ رات کو اٹھے ایک برتن میں پیشاب فرمایا۔ حضور ﷺ کی ایک خادمہ جن کا نام ام ایمن یا برکہ ہے وہ فرماتی ہیں کہ مجھے پیاس لگی تو میں نے پانی سمجھ کر حضور ﷺ کا پیشاب مبارک پی لیا۔ صبح کو حضور ﷺ نے دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ حضور وہ میں نے پی لیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ تجھے کبھی پیٹ کی بیماری نہ ہوگی۔

(تیسیم الریاض، جلد ۱ صفحہ ۴۳۹، ۴۳۸)

## فائدہ

محدثین کرام ملا علی قاری، علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح اور اسی لئے دارقطنی محدث نے امام بخاری اور امام مسلم پر الزام عائد کیا کہ جب یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط کے موافق صحیح تھی تو انہوں نے اس کو اپنی صحیحین میں کیوں درج نہ کیا اگرچہ یہ الزام صحیح نہیں اس لئے کہ شیخین نے کبھی اس بات کا التزام نہیں کیا کہ جو حدیث ہماری مقرر کی ہوئی شرط پر صحیح ہوگی ہم ضرور اس کو اپنی صحیحین میں لائیں گے لیکن دارقطنی کے اس الزام

سے یہ بات ضرور ثابت ہوگئی کہ یہ حدیث علی شرط الشیخین صحیح ہے۔

(نسیم الریاض جلد ۱، صفحہ ۱۳۳۸ اور شرح شفاء ملا علی قاری جلد ۱، صفحہ ۱۶۳)

## فضلاتِ خوشبو ناک

اس حدیث سے اور اسی مضمون کی دیگر احادیث صحیحہ سے جلیل القدر ائمہ دین اور اعلام اُمت محدثین کرام اور فقہاء نے حضور ﷺ کے بول مبارک بلکہ جمع فضلاتِ شریفہ کی طہارت کا قول کیا جسما کہ بالتحصیل عبارات نقل کی جائیگی بلکہ بعض روایات حضراتِ محدثین و شارحین کرام مشک وغیرہ سے زیادہ خوشبودار تھا۔ چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح شفاء میں حسب ذیل روایت نقل فرماتے ہیں

وروی ان رجلا قال رایت النبی ﷺ فی الذهب فلما خرج نظرت فلم ارشیا ورأیت فی ذلك  
الموضع ثلثة احجار للاتی استنجی بہن فاخذتہن فاذهبن یفوح منہن روائح المدفکت اذا جنت  
یوم الجمعة المسجد اخذتہن فی فتغلب روائحہن روائح من تطیب وتعطر۔

(شرح شفاء شریف علی القاری جلد ۱، صفحہ ۱۶۲)

(صحابہ کرام میں سے) ایک مرد سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا حضور ﷺ ضرورت رفع فرماتے کے لئے بہت دور تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو میں نے اس جگہ نظر کی کچھ نہ پایا البتہ تین ڈھیلے پڑے تھے جن سے حضور ﷺ نے استنجایا فرمایا تھا میں نے انہیں اٹھا لیا ان ڈھیلوں سے مشک کی خوشبوئیں مہک رہی تھیں۔ جمعہ کے دن جب میں مسجد میں آتا تو وہ ڈھیلے آستین میں ڈال کر لاتا ان کی خوشبو ایسی مہکتی کہ تمام عطر اور خوشبو لگانے والوں کے خوشبو پر غالب ہو جاتی۔

## شواہد کا رد

علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری فتح الباری شرح بخاری میں طہارۃ فضلاتِ شریفہ کا مضمون یوں ارقام فرماتے ہیں

وقد تکاثرت الادلة علی طہارة فضلاتہ وعدالاتہ ذلك فی خصائص فلا یلتفت الی ما وقع فی  
کتب کثیر من الشافعية مما یخالف ذلك فقد استقوالا مرین ائمتہم علی القول بالطہارة۔

(فتح الباری جلد ۱، صفحہ ۲۱۸)

بیشک بڑی کثرت سے دلیلیں قائم ہیں حضور ﷺ کے فضلاتِ شریفہ کے ظاہر ہونے پر اور ائمہ نے اس کو حضور ﷺ کے



خصوصاً اس سے شمار کیا ہے لہذا اکثر شافعیہ کی کتابوں میں جو اس کے خلاف واقع ہوا ہے قطعاً قابل التفات نہیں اس لئے کہ ان کے ائمہ کے درمیان پختہ اور مضبوط قول طہارۃ ﷺ پر غیر کا قیاس نہیں کیا جاسکتا اور اگر کوئی شخص اس کے خلاف کچھ کہتا ہے تو میرے کان اس کے سننے سے بہرے ہیں۔

## قسط لانی شارح بخاری

امام قسط لانی شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ شریف میں حضور ﷺ کے تمام فضلات شریفہ کی پاکی اور طہارۃ کا بیان فرماتے ہیں

وروی انه کان یتبرک ببولہ دمہ ﷺ (مواہب لدنیہ جلد ۱، صفحہ ۲۸۳)  
مروی ہے کہ حضور ﷺ کے بول مبارک اور خون مقدس سے برکت حاصل کی جاتی تھی۔

آگے چل کر فرماتے ہیں

وفی الكتاب الجوهر المکنون فی ذکر القبائل والبطور انه لما شرد ای عبد الله بن الزبیر دمہ توضع فم مسکا ویقیمت رائحة موجودة فی فمه الی ان صلب رضی اللہ عنہ۔ (مواہب لدنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۳)  
کتاب الجواهر المکنون فی ذکر القبائل والبطور میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب حضور ﷺ کا خون مبارک پیا تو ان کے منہ سے مشک کی خوشبو مکی اور وہ خوشبو ان کے منہ میں انہیں سولی دیئے جانے تک باقی رہی۔  
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

آگے چل کر اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں

قال النوی فی شرح المہذب واشد لال من قال بطہارة با الحدیثین المعروفین ابا طیبۃ الحجام حجه ﷺ وشرب دمہ ولم ینکر علیہ وان امرأ شربت بولہ ﷺ فلم ینکر علیہا وحديث ابی طیبہ ضعیف وحديث شرب البول صحيح رواه الدارقطني وقال هو حديث حسن صحيح وذلك كاف فی الاحتجاج لكل الفضلات قیاساً ثم قال ان القاضي حسیناً قال الاصح القطع بطہارة الجميع انتهى۔ (مواہب لدنیہ، جلد ۱ صفحہ ۲۸۵)

علامہ نووی نے شرح مہذب میں فرمایا اور استدلال کیا ان لوگوں نے جو حضور ﷺ کے حدیثین معروفین یعنی بول و براز (پیشاب یا خاند) کی پاکی اور طہارۃ کے قائل ہیں اس حدیث سے کہ حضرت ابو طیبہ حجام نے حضور ﷺ کے چھٹے لگائے تو

حضور ﷺ کا ہاتھوں سے نکلا ہوا خون پی گئے اور حضور نے ان پر انکار نہ فرمایا۔ نیز ایک عورت نے حضور ﷺ کا پیشاب مبارک پی لیا اور اس پر بھی حضور ﷺ نے انکار نہ فرمایا ابوطیبہ والی حدیث ضعیف ہے اور بول مبارک پینے کی حدیث صحیح ہے۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیثیں ایک دوسرے پر قیاس کر کے تمام فضلات شریفہ کی طہارۃ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اس کے بعد علامہ نووی نے فرمایا کہ قاضی حسین کا قول اسی مسئلہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے تمام فضلات شریفہ کو قطعاً طاهر مانا جائے۔

(نسیم الریاض جلد ۱، صفحہ ۴۴۸، زرقانی شرح مواہب جلد ۲، صفحہ ۲۳۱)

## حوالے

مدارج النبوة وغیرہ معتبر کتابوں میں حضور ﷺ کے فضلات شریفہ کی طہارۃ منصوص و مرقوم ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس مسئلہ کو قاضی شامی میں ارقام فرمایا

وصح بعض ائمة الشافعية طهارة بوله ﷺ وسائر فضلاته وبه قال ابو حنيفة كما نقله في المواهب اللدنية عن شرح البخاري للعيني وصرح به البيهقي وشرح الاشباة وقال الحافظ ابن حجر تظافرت الادلة على ذلك وعد الائمة ذلك من خصائصه ﷺ ونقل بعضهم عن شرح مشکوة لملا على القاري انه قال اخبار كثير من اصحابنا واطال في تحقيقه في شرحه على الشمانل في باب ماجاء في تعطره عليه الصلوة والسلام - انتهى (شامی جلد ۱ صفحہ ۲۹۳)

اور صحیح قرار دیا بعض ائمہ شافعیہ نے حضور ﷺ کے پیشاب مبارک اور باقی تمام فضلات شریفہ کی طہارۃ اور پاکیزگی کو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جیسا کہ مواہب میں یعنی شرح بخاری سے نقل کیا ہے اور اس کی تصریح علامہ بیہقی نے شرح اشباہ میں فرمائی اور حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری نے کہا کہ حضور ﷺ کے بول مبارک اور تمام فضلات شریفہ کی پاکی اور طہارۃ پر قوی دلیلیں قائم ہیں اور ائمہ نے اسے حضور ﷺ کے خصائص کریمہ میں شمار کیا ہے اور بعض علماء نے ملا علی قاری کی شرح مشکوٰۃ سے نقل کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے اکثر اصحاب حنیفہ کا اس مسئلہ میں پسندیدہ قول یہی ہے کہ حضور ﷺ کے جمیع فضلات شریفہ طیب و طاهر اور پاک ہیں اور ملا علی قاری نے اپنی شرح علی الشمانل باب ماجاء فی تعطرہ ﷺ میں طہارۃ فضلات شریفہ کو ثابت کرنے کے لئے پوری تحقیق کے ساتھ طویل کلام فرمایا



## فائدہ

طہارتِ فضلاتِ شریفہ کے ثبوت میں جلیل القدر علماء محدثین کی بے شمار عبارتیں ہیں کہ اگر ان تمام کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم جلد تیار ہو جائے، بخوفِ طوالت ہم قدر ضرورت پر اکتفا کرتے ہیں۔

## مخالفین کے اکابر کے حوالے

(۱) مفتی الہی بخش مرحوم نے ایک حدیث شریف نقل کی وہ یہ کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک صحابی کے بال کو اپنی مبارک انگلی سے چھولیا تو اس نے مرتے دم تک اس بال کو جس کو حضور ﷺ نے چھوا تھا مونڈا نہیں اور بعض نے تو یہاں تک مبالغہ کیا کہ آپ کی فصد کا خون تک بھی پی لیا۔

(۲) رسالہ شیم الحیص قلمی صفحہ ۵ مصنف مولانا مفتی الہی بخش صاحب کاندھلوی خاتمِ مثنوی (جس کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے مستند اور متبرک کچھ کر بشرطِ طبیب میں بتا ہوا نقل کیا ہے) دراصل وہ چند احادیث کا خلاصہ ہے وہ احادیث یہ ہیں۔

قال انس ما شمت عنبر اقط ومسكا ولا شتا اطيب من محمد رسول الله ﷺ وكان يصفح فيظل يومه يجد ريحها ويضح يده على راس الصبي فيعرف من بين الصبيان بريحه او نام في دار انس فجاءت امه بقارورة تجمع فيها عرقه فالتها رسول الله ﷺ عن ذلك فقالت نجعله في طيبنا وهو اطيب الطيب وذكر امام البخاري في التاريخ الكبير عن جابر لم يكن يم النبي ﷺ فيتبعه احد الاعراف انه سلك من طيبه قال اسحق بن راهويه ان تلك كانت رائحة بلاطيب وروى ابراهيم بن اسماعيل عن جابر انه اردفني رسول الله ﷺ فالتقمت خاتم النبوة بقي فكان ينيم على مسكا وروى انه اذا تغوط انشقت الارض فاتبعت غائطه و بوله وفاحت لذلك رائحة طيبة كذا روت عائشة ولذا قيل بطهارة الحديثين منه حكاه ابو بكر بن سابق المالكي وابو نصر وشرب مالك بن سنان دمه ويوم احدى مصته فقال لن يصيبه النار وشرب عبد الله بن زبير دم حجامه وشربت بركة وام ايمن خادمة رسول الله ﷺ فلم تجده الا كماء عذب طيب۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے جسمِ اطہر کی خوشبو کو مشک اور عنبر وغیرہ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ پایا اور آپ کی سے مصافحہ فرماتے ہاتھ ملائے تو مزاراؤں اس کے ہاتھوں میں خوشبو پائی جاتی آپ کسی بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو وہ اور بچوں میں خوشبو کی وجہ سے ممتاز ہوتا۔ آپ حضرت انس کے گھر میں سونے لگے تو اس کی ماں ایک شیشی



میں آپ کا پاک پسینہ جمع کرنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کیوں؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اسے خوشبو کے طور پر استعمال کریں گے اور یہ بہترین خوشبو ہے اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ جس کوچہ سے گزر جاتے راستہ چلنے والوں کو کوچہ کے معطر ہونے کی وجہ سے پتہ چل جاتا کہ آپ اس راستہ سے گزر رہے ہیں۔ حضرت اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ آپ کی یہ خوشبو کسی خوشبو کے استعمال کی وجہ سے نہ تھی۔ حضرت ابراہیم بن اسماعیل مزنی نے فرمایا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک بار حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھے پیچھے سوار کر لیا اور میں نے آپ کی مہربانیت کو منہ میں لے لیا تو مشک کی پلٹیں آنے لگیں اور روایت کیا گیا ہے کہ آپ جب قضا حاجت فرماتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے فضلات کو نگل جاتی اور اس جگہ سے پاکیزہ خوشبو آتی رہتی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے اور اسی لئے حضور ﷺ کی دونوں حدوٹوں سے پاکی کا قول لیا گیا ہے اسے ابو بکر بن سابق مالکی اور ابو نصر نے بیان کیا ہے اور مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ احد کے روز آپ کے زخم کو چوسا اور خون پی لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو آگ نہیں پہنچے گی اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے پیچھے کا خون پی لیا اور برکت اور اُم ایمن حضور ﷺ کی باندی نے بے خبری میں آپ کا پیشاب پی لیا اور انہیں ایسا معلوم ہوا کہ پاکیزہ خوشبو دار اور آب شیریں ہے۔

## مذہب ائمہ اسلام

**الحمد للہ** اسلام کے مسلم ائمہ مجتہدین (جو علم و عمل، مثل و دانش، ہدایت و تقویٰ، ایمان و اعمال میں امت مسلمہ کے ممتاز ترین افراد ملت ہیں) وہ بھی حضور ﷺ کے فضلات کی طہارت اور پاکیزگی کے قائل ہیں۔ ہمارے امام اعظم و شافعی کے متعلق سید محمد ابن عابدین شامی اپنی مستند اور مشہور عالم کتاب رد المحتار جلد ۲۱۴ صفحہ ۲۱۴ میں (ذیر عنوان مطلب فی طہارۃ بولہ ﷺ) تحریر فرماتے ہیں

صح عن بعض ائمة الشافعية طهارة بولہ ﷺ و سائر فضلاته وبه قال ابو حنيفة كما نقله في

المواهب اللدنية من شرح البخاري العيني وشرح به البيهقي في الاشباه

بعض ائمہ شافعیہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے بول اور دیگر فضلات کی طہارت کے قائل ہیں اور بیہقی کچھ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جیسا کہ مواہب اللدنیہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری علامہ عینی حنفی سے نقل کیا ہے اور علامہ بیہقی نے اشباہ میں اس کی تشریح کی ہے۔

## ازالہ وہم

مکرمین کمالات حبیب خدا ﷺ کو ایک حربہ ہاتھ لگا ہے جسے ہر وقت استعمال کرتے ہیں وہ یہ کہ کمالات نبویہ کی روایات کے متعلق جواب نہ بننے پر کہہ دیتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے فقیر اس کا بھی ازالہ کرتا جائے۔ نسیم الریاض شرح



شفاء قاضی عیاض ماکی جلد ۳ صفحہ ۴۳ میں یہی روایت لکھ کر مذکورہ بالا وہم کا ازالہ فرمایا کہ

ان اباطیبة الحجام شرب دمه ﷺ ولم ينكر عليه وام ايمن شربت بوله ﷺ ولم ينكر عليها  
وقال اذا االتج النار بطنك ويروي شرب على كرم الله وجه وابن زبير رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ﷺ  
وقال النووی حدیث شرب البول صحیح وحسن و ذلك فی الاحتجاج اذ لم ينكر عليها  
لا امر بغسل فمها۔

تحقیق ابو طیبہ پچھنے لگانے والے نے رسول اللہ ﷺ کے پچھنے کا خون پی لیا اور آپ ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا اور ام ایمن نے آپ کا پیشاب پی لیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا اب تیرے شکم میں آگ داخل نہیں ہوگی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق حضور ﷺ کے خون پینے کی روایت کی گئی ہے اور علامہ نووی نے فرمایا کہ پیشاب پینے کی حدیث صحیح اور حسن ہے اور حضور ﷺ کے فضلات کی طہارت کے لئے قابل احتجاج ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر انکار نہ فرمایا اور نہ ہی منہ دھونے کا حکم دیا۔

### صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ

آخر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ بھی عرض کر دوں وہ یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی پاک ﷺ کے بشری متعلقات کو نہ صرف طاہر و مطہر اور معطر و معنبر سمجھتے بلکہ وہ انہیں تبرک کے طور عمل میں لاتے چنانچہ جب نبی پاک ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں سے پوچھا کہ تم میرے پسینہ مبارک کو جمع کر کے کیا کرو گی تو عرض کی اسے ہم اپنے عطروں میں ملائیں گے تو وہ اور زیادہ مہک اٹھیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس سے ہم اپنے عطروں میں برکت کی امید رکھتے ہیں۔

چلتے چلتے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیق لکھ دوں تاکہ منکرین قیامت میں یہ نہ کہہ سکیں ہمیں کسی نے نہ بتایا ہاں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ان کا پورا اعتماد ہے اسی لئے ان کا حوالہ اہمیت کا حامل ہے۔

### اہم حوالہ

یہ تمام مضمون حجۃ اللہ الباقیہ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی صفحہ ۶۸۶، ۶۸۵ میں بیان فرمایا ہے۔

### فیصلہ

ان تمام حوالہ جات سے مقصد یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن کے ساتھ ہمیں اپنے ایمان کو مشابہ بنانے کا حکم ہے وہ اپنے نبی پاک ﷺ کو محض اپنے جیسا بشر مانتے تو وہ بول و براز اور خون مبارک وغیرہ کو اتنا اہمیت نہ

دیتے۔

## انور کشمیری کی عجیب و غریب تقریر

مولوی انور کشمیری نے فیض الباری میں لکھا کہ بعض ائمہ نے نبی پاک ﷺ کے ماء مستعمل کی طہارۃ سے استدلال کیا مگر یہ استدلال میرے نزدیک محل نظر ہے اگرچہ نفسہ مسئلہ درست ہے استدلال کے صحیح نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ علماء اُمت حضور ﷺ کے فضلات شریفہ کی طہارۃ کی طرف گئے ہیں جب حضور ﷺ کے فضلات پاک ہیں تو وضو سے بچا ہوا پانی کیوں پاک نہ ہوگا؟ لہذا حضور ﷺ کے ماء مستعمل کے پاک ہونے سے مطلقاً ہر ایک کو ماء مستعمل پر حجۃ قائم نہیں ہو سکتی۔ (فیض الباری جلد اول صفحہ ۲۸۹)

## فائدہ

مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے طہارۃ فضلات نبی اکرم ﷺ کو علماء اُمت کا مذہب بتایا۔

## کیا کھا تھانوی صاحب نے

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا کہ مروی ہے کہ آپ جب بیت الخلاء میں جاتے تھے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے بول و براز کو نگل جاتی اور اس جگہ نہایت پاکیزہ خوشبو آتی۔ حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسی لئے علماء آپ کے بول و براز کے طاہر ہونے کے قائل ہوئے ہیں۔ ابو بکر بن سابق مالکی اور ابو نصر نے ان کو نقل کیا ہے اور مالک بن سنان یوم اُحد میں آپ کا خون (دُم کا) چوس کر پی گئے۔ آپ نے فرمایا اس کو کبھی دوزخ کی آگ نہ لگے گی اور عبد اللہ بن زبیر نے آپ کا خون جو پچھنے لگانے سے نکلا تھا پی لیا تھا اور آپ کی خادمہ جو کہ ام ایمن نے آپ کا پیشاب پی لیا تھا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۸)

سوان کو معلوم ہوا جیسا شیریں نفیس پانی ہوتا ہے۔ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے فضلات شریفہ کے یہ پاکیزہ اوصاف ماویٰ کثافتیں ہیں یا نورانی لطافتیں۔

## سوال

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کے مبارک کپڑے سے حضور کے خشک مادہ منویہ کو کھرچ دیتی تھی اور تر ہونے کی صورت میں دھو دیا کرتی تھیں اگر حضور ﷺ کی منی پاک ہوتی تو یہ کھرچتا اور دھونا کس لئے تھا۔ نیز حضور ﷺ کو حائض ضروریہ سے فراغت پا کر وضو اور غسل کیوں فرماتے تھے؟



## جواب

حضور ﷺ کا بول و براز اور منی وغیرہ فضلات طیب و طاهر اور پاک ہیں ہم بکثرت دلائل و براہین سے اس دعویٰ کو ثابت کر چکے ہیں اس کے باوجود حکمت تعلیم کی بناء پر خود حضور ﷺ کے حق میں وہ فضلات شریفہ نواقص وضو اور موجبات غسل کا حکم رکھتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو اُمت کو غسل و وضو کے مسائل اور لباس و بدن کے پاک کرنے کے طریقے کیسے معلوم ہوتے؟ چنانچہ **فتاویٰ المسعودیہ فی فقہ الحنفیہ** میں مفتی الانام سید اسعد الممدنی رحمہ اللہ نے انبیاء علیہم السلام کی منی کے پاک ہونے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں

## الجواب

اعلم هذا الله الى اصوب الصواب ان مني نبينا ﷺ وكذلك سائر فضلاته طاهرة عند علمائنا الحنفية كما ستذكره۔

جانتا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں راہِ صواب کی طرف ہدایت بخشے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی منی مبارک اور اس کے علاوہ حضور ﷺ کے تمام فضلات شریفہ ہمارے علمائے حنفیہ کے نزدیک طیب و طاهر ہے جیسا کہ ہم عنقریب ذکر کریں گے۔ چند سطور کے بعد فرماتے ہیں

قولنا بالطهارة ليس هو على اطلاقه بل هو في حق غيره ﷺ واما في حق نفسه فهو بات على حكمه الاصلی۔ انتهى

حضور ﷺ کے فضلات شریفہ کی طہارۃ کا قول اپنے اطلاق پر نہیں بلکہ حضور ﷺ کے غیر حق میں ہے اور حضور ﷺ کے حق میں وہ اپنے حکم اصلی پر باقی ہے۔ (فتاویٰ اسعدیہ جلد اول صفحہ ۴ مطبوعہ مصر)

## فائدہ

گویا جو فضلات شریفہ اُمت کے حق میں طیب و طاهر ہیں ان کا حضور ﷺ کے حق میں حکماء کا عمل ہونا ایسا ہے

جیسا حسنات الابرار سیئات المقربین

اس کے بعد طہارۃ فضلات شریفہ پر دلیل قائم فرماتے ہوئے ان احادیث کو علامہ اسعد الحسینی نے ارقام فرمایا جو اس سے پہلے ہم پیش کر چکے ہیں مثلاً ایک قریشی غلام اور مالک بن سنان اور عبداللہ ابن زبیر اور حضرت ابو طیبہ کا مختلف اوقات میں حضور ﷺ کا خون مبارک پینا اور حضور ﷺ کا ان پر انکار نہ فرمایا بلکہ ان کے اس فعل پر انہیں جنت کی خوشخبری

سنانا اور بعض کے حق میں دوسرے الفاظ تعریف و ستائش ارشاد فرمانا نیز حضرت ام ایمن اور ام یوسف کا حضور ﷺ کا بول مبارک کو پی لینا اور یہ سن کر حضور ﷺ کا مسکرانا اور صحت و شفاء کی خوشخبری ارشاد فرمانا بیان فرما کر صاحب الفتاویٰ الاسعدیہ نے فرمایا کہ یہ احادیث حضور ﷺ کے تمام فضلات شریفہ کے پاک ہونے کو ثابت کرتی ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

### فائدہ

فتاویٰ اسعدیہ کے اس بیان سے ہمارا مسلک اچھی طرح واضح ہو گیا اور جو اعتراض وارد کیا گیا تھا اس کا ثانی جواب بھی ناظرین کرام کے سامنے آ گیا۔

### حضور ﷺ کی بیینی شریف کی ریزش

کوئی کتنا ہی بزرگ اور کیسا ہی محبوب کیوں نہ ہو لیکن طبعی اور فطری طور پر اس کے فضلات، بول و براز، پسینہ، رینٹھ، تھوک وغیرہ موجب نفرت ہی ہوتے ہیں۔ عقیدت اور چیز ہے لیکن کثیف اور غلیظ چیزوں سے طبعی طور پر نفرت کا ہونا امر طبعی ہے۔ ناظرین کرام پڑھ چکے ہیں کہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے فضلات شریفہ بول و براز و پسینہ کو کس طرح رغبت اور چاہت کے ساتھ حاصل کرتے تھے یہی معاملہ حضور ﷺ کے تھوک مبارک اور بیینی مبارک کی ریزش کے ساتھ صحابہ کرام کرتے تھے۔ بخاری شریف میں ہے

والله ان نخافة الا وقعت في كف رجل منهم فذلک بهما وجهه و جلده۔ (بخاری شریف جلد ۱، صفحہ ۳۷۹)

ﷺ قسم حضور ﷺ نے بیینی مبارک کی کوئی ریزش نہیں چھینکی لیکن وہ کسی صحابی کی ہتھیلی پر پڑی جس کو اس نے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔

### عقیدہ صحابہ

صحابہ کرام کسی رغبت اور شوق کے ساتھ حضور ﷺ کی ریزش بیینی کو اپنے بدن اور چہروں پر ملتے تھے۔ کیا اس کے بعد بھی حضور ﷺ کے مٹغم شریف یا ریزش بیینی میں کسی مادی کثافت و غلاظت کا تصور ہو سکتا ہے۔

### تھوک مبارک

حضور ﷺ کا تھوک مبارک بھی مادی کثافت و غلاظت سے پاک تھا۔ بخاری شریف میں ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی دعوت کی اور حضور ﷺ نے ان کے گھر میں تشریف لائے۔

فاخرجت له عجینا قبضق فيه و بارک ثم عمد الی برمتنا فبسق فيه بارک۔ (بخاری شریف جلد ۲، صفحہ ۵۸۹)

تو حضرت جابر کی بیوی نے گندھا ہوا آنا حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا حضور ﷺ نے اس میں تھوک دیا اور ساتھ ہی



دعاے برکت بھی عطا فرمائی۔

## بلغم مبارک وغیرہ

حضور ﷺ کی ناک مبارک کی ریزش اطہر اور سینہ اقدس کا جما ہوا بلغم مبارک اور تھوک مقدس کیسا لطیف و نظیف اور طیب و طاہر ہے اور صحابہ کرام اسے کس طرح اپنے چہرے اور بدن پر ملتے تھے اور اپنے آٹے اور ہانڈی میں تھوک مبارک کو مرغوب و محبوب جان کر کمال رغبت و محبت کے ساتھ کھا جاتے تھے۔ جو لوگ حضور ﷺ کو اپنا جیسا بشر سمجھتے ہیں اور حضور ﷺ کے فضائل شریفہ کو معاذ اللہ اپنے فضائل جیسا مانتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ بھی اپنا تھوک ڈال دیا کریں اور نہ ہی سہی اپنے ہی گھر میں تجربہ کر لیں ہانڈی میں ذرا سا تھوک ڈال کر دیکھیں اگر ان کے سراقدس پر ہانڈی نہ ماری جائے تو میں ذمہ دار ہوں۔ اچھا اگر وہ خود اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے تو اپنے بزرگوں، استادوں اور پیروں مقتداؤں کا تھوک رغبت و محبت کے ساتھ کھا لیا کریں کبھی کسی بزرگ کی ناک کی ریزش بلغم کھکا کر اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے منہ پر مل لیا کریں لیکن مجھے اُمید نہیں کہ وہ بڑے سے بڑے مقدس انسانوں کا تھوک کھانا یا اس کی کھکار وغیرہ کو اپنے منہ پر ملانا گوارا فرمائیں بلکہ تجربہ شاہد ہے کہ دوسرے بلکہ خود اپنے کھکار اور بلغم کو دیکھنا بھی گوارا نہیں چہ جائیکہ کھانا یا منہ پر ملانا وغیرہ۔

## حوالہ کتب معتبرہ و مستندہ

جملہ علمائے اسلام متفق ہیں کہ حضور ﷺ کے فضائل مبارک طاہر و طیب ہیں بلکہ موجب شفاء و سبب و صد برکات و کرامات ہیں نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں آتش دوزخ اس پر حرام ہے۔ جسے فضائل مبارک سے کچھ نصیب ہوا اور خود حضور ﷺ نے اس خوش بخت کو نوید نجات بخشی جسے یہ دولت نصیب ہوئی۔ یہی ایک مسئلہ ہے جسے مخالفین اہل سنت کو اگر سمجھ آجائے تو نور و بشر کا جھگڑا ہی ختم ہو جائے لیکن افسوس کہ مخالفین نے عوام کو اس مسئلہ میں اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ فقیر اویسی غفرلہ سب سے پہلے ان صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالہ جات عرض کرتا ہے جنہیں فضائل مبارک کا نوش فرمانا نصیب ہوا۔

## شفاء شریف کی بہترین تقریر

ہر بشر کا خون و پیشاب نجس (پلید) اور بیماری بلکہ اس سے ہر ایک کو نفرت ہے لیکن حضور نبی پاک ﷺ کے پیشاب شریف اور خون مبارک کو نوش فرمایا۔ حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

ومنہ شرب مالک بن سنان ذمہ یوم احد ومصہ ایاہ تسویغہ ﷺ ذلك له وقوله تصبیه النار ومنه شرب عبد اللہ بن زبیر دم حجامته فقال عليه السلام ويل لك من الناس ويل لهم منك ولم ينكر عليه وقد روى نحو من هذا عنه في امرأة شربت بوله فقال تشتكى وجع بطنك ابداً ولم يامر واحد منهم بغسل فم ولانها عن عوره وحديث هذه المرأة التي شربت بوله صحيح والزم الدارقطني مسلماً والبخاري اخرجه في الصحيح واسم هذه المرأة بركة واختلف في نسبها وقيل هي ام ايمن وكانت تخدم النبي ﷺ قالت وكان لرسول الله ﷺ قدح من عیدان وضع تحت سريره يبول فيه من الليل فيال ليلة تم افتقده فلم يجد فيه شيئاً فستل بركة عنه فقالت قمت وانا عطشانة فشربتہ۔

یعنی حضور ﷺ کے خون اور بول و براز کے پاک ہونے کے دلائل سے بعض دلائل یہ ہیں مالک بن سنان کا حضور ﷺ کے خون کو اُحد کے دن پینا اور چوسنا اور حضور ﷺ کا اس کو جاتر رکھنا اور یہ فرمانا کہ اس کو دوزخ کی آگ نہ پہنچے گی اور اس کی مثل ہے عبد اللہ بن زبیر کا حضور ﷺ کے پچھنے والا خون پینا تو حضور ﷺ نے ان کے لئے فرمایا حسرت ہے تیرے لئے لوگوں سے اور ان کے لئے تجھ سے اور ان پر انکار نہ فرمایا اور اس کی مثل ان سے ایک عورت کے بارے میں منقول ہے جس نے آپ کا پیشاب پیا تھا تو حضور ﷺ نے اس کے لئے فرمایا تجھے ہمیشہ پیٹ کا درد نہ ہوگا ان میں سے کسی کو بھی حضور نے منہ دھونے کا حکم نہ دیا اور نہ دوبارہ اس طرح کرنے سے منع فرمایا اور اس عورت کے پیشاب پینے والی حدیث صحیح ہے۔ امام دارقطنی نے امام مسلم و بخاری پر الزام دیا کہ یہ حدیث ان کے شرائط کے مطابق تھی انہیوں نے اس کی تخریج کیوں نہ کی۔ اس عورت کا نام برکتہ ہے اور اس کے نسب میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا یہ ام ایمن ہے جو حضور ﷺ کی خدمت کرتی تھی اس عورت نے کہا کہ حضور کا لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو حضور ﷺ کی چار پائی کے نیچے رکھا رہتا تھا اس میں

۱۔ اس میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی طرف اس طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ حضرت شہاب الدین غنی شرح شفاء یعنی شفاء الریاض جلد ۱ صفحہ ۳۵۹ میں لکھتے ہیں کہ وویل للتحسمو والنالم۔ وهو اشارة الى قتلہ وتعدیہ تحقیقہ لقتل الحجاج له..... وویل للناس منه لما اصاب الناس من خروجه لطلب الخلافة..... وانما جعله ناشيا عن شرب ذمه فانه بضعة من النبوة نورانية قوت قلبہ حتی زادت شجاعته وعلت هيبته ان ينقاد لغيره ممن لا يستحق الامارة فبضلاعن الخلافة۔ ویل کسی وجہ سے حسرتا لم کا نام ہے اس میں ابن زبیر کے قتل و تعذب و تحقیق کی طرف اشارہ ہے جو حجاج عالم کی طرف سے آپ کو پہنچا اور لوگوں کے لئے انہوں اس لئے کہ ابن زبیر کی وجہ سے انہیں تکالیف پہنچیں اور ابن زبیر کو یہ برکت خون مبارک سے ہوئی کہ خون پینے کے بعد ان کی قوت و شجاعت میں اضافہ ہوا۔



آپ رات کو پیشاب کرتے تھے۔ ایک رات آپ نے اس میں پیشاب کیا پھر اس کو طلب کیا اس میں کچھ نہ پایا تو برکہ سے اس کے متعلق پوچھا اس نے جواب دیا میں اُنھی مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی تو میں اسے پی گئی۔

### مزید حوالہ جات

مذکورہ بالا واقعات مندرجہ ذیل کتب میں ہیں۔ شفاء شریف جلد ۱، صفحہ ۵۳، شرح للقاری والخفاجی جلد ۱، صفحہ ۲۵، جمع الوسائل للقاری جلد ۲، صفحہ ۳ میں ہیں۔

### شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی تقریر

شیخ محقق ام ایمن کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں

وہ بارے و بگرنے نے بود کہ نام وے برکہ بود او نیز خدمت سے کرد آنحضرت را پس بخور و بول را و فرمود صحت یا ام یوسف بیمار نشوی ہرگز پس بیمار نمی شد آن زن ہرگز مگر وہاں بیماری کہ در اس روز از عالم رفت۔

(مدارج، جمع الوسائل شرح شامل لاما علی القاری الھقی جلد ۲، صفحہ ۳)

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک عورت تھی جس کا نام برکہ تھا وہ بھی حضور ﷺ کی خدمت کرتی تھی اس نے بھی حضور ﷺ کا پیشاب پیا۔ حضور ﷺ نے اس سے فرمایا (خدا کرے) تو ہرگز بیمار نہ ہو چنانچہ وہ عورت ہرگز بیمار نہ ہوئی مگر وہی بیماری کہ جن دن اس عالم سے چلی گئی۔

### پیشاب مبارک کی خوشبو پشتوں تک

یہی شیخ محقق لکھتے ہیں

وہ بعضی روایات آمدہ است کہ مردے بول آنحضرت را خور وہ بود پس بوی خوش میدید از وے و از اولاد وے تا چند پشت۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ مرد کہ جس نے حضور ﷺ کا پیشاب پیا ہوا تھا اس سے اور چند پشتوں تک اس کی اولاد سے خوشبو محسوس ہوتی تھی۔

### فائدہ

در مواہب و شفا میں دو روایات مذکور نیست روایت است کہ مرد مہر کہے کردند بول آنحضرت ﷺ یا بول مذکور شد احادیث آن و اما شرب دم نیز مکرر واقع شدہ است از صحابہ خوردن آن یکی آنکہ جامی جامت کرد آنحضرت را پس بیرون

بردخون را و فرو برد اوراد شکم خود پر سید آنحضرت چکار کردی خون را گفت بیرون بردم تا پنہاں کشم آنرا خواستم کہ خون ترا بر زمین ریزم پس پنہاں بردم آنرا اور شکم خود فرمود تنقیح عذر کردی و نگاہ داشتی نفس خود را یعنی از امر اراض و بلا۔

مواہب اور شفا میں مذکورہ بالا دو روایتیں مذکور نہیں اور روایت ہے کہ لوگ حضور ﷺ کے پیشاب اور خون مبارک سے تبرک حاصل کیا کرتے تھے۔ پیشاب کی حدیثیں تو مذکور ہوئیں باقی رہا آپ کا خون چینا تو وہ بھی صحابہ سے بارہا واقع ہوا۔ ایک یہ کہ ایک پچھنے لگانے والے نے حضور ﷺ کو پچھنے لگائے خون مبارک جسم پاک سے چوسا اور اس کو پیتا رہا۔

حضور ﷺ نے فرمایا خون کہاں ہے؟ عرض کی میں پی گیا میرے دل نے یہ گوارا نہ کیا کہ آپ کے خون کو زمین پر ڈالوں اسی لئے میں نے اس کو پیٹ میں ڈالا۔ حضور ﷺ نے فرمایا بلا شک تو نے اپنے نفس کو مرضوں اور مصیبتوں سے محفوظ کر لیا۔ (امعة اللغات جلد ۱ صفحہ ۲۰۷)

آمدہ است کہ چوں مجروح شد آن حضرت روز احد بمکید جراحت اور مالک بن سنان پدر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تبا آنکہ سفید ساخت آنرا گفتند پیدا ز گفت لا واللہ ہرگز نریزم خون آنحضرت را بر خاک پس فرد برد آنرا پس فرمود برد آنرا پس فرمود آنحضرت ﷺ کہ خواہد کہ بکمر و میردے از اہل بہشت بکمر دسوائے ایں مرد از عبد اللہ بن زبیر آمدہ کہ حجامت کرد آن حضرت ﷺ روزے پس داود مرا خون را و گفت غائب کن ایڑ اور چائیکہ کس نہ بیند و در دنیا بد پس نوشیدم آرا کہ پوشیدہ ترازاں مکانی نیا قسم پس گفت آنحضرت وای ترا از مرد و دوا می مرد مرا از تو کفایت کرد از قوت مرداگی و شجاعت و شہامت

کہ اور از ایں حاصل شد۔ الخ (مدارج النبوت صفحہ ۲۵۷ جلد ۱)

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ جب حضور ﷺ احد کے دن زخمی ہوئے تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کے زخم کو چوسا یہاں تک کہ زخم کو ٹھیک کر دیا۔ لوگوں نے ان سے کہا اللہ کی قسم میں آپ کے خون کو ہرگز زمین پر نہ ڈالوں گا پھر اس کو پی گئے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا جو جنتی مرد کو دیکھنا چاہے وہ اس (مالک بن سنان) کو دیکھے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک دن حضور ﷺ نے خون نکلوایا اور مجھے فرمایا کہ اس خون کو ایسی جگہ غائب کرو کہ جہاں کوئی نہ دیکھے اور کوئی نہ پائے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ میں اس خون مبارک کو پی گیا کیوں کہ پیٹ سے بڑھ کر پوشیدہ مکان میں نے نہ پایا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا حسرت ہے تیرے لئے لوگوں سے اور حسرت ہے لوگوں کے لئے تجھ سے۔ اس کلام میں ان کی قوت مرداگی اور شجاعت اور شہامت کی طرف اشارہ فرمایا جو ان کو اس خون کی وجہ سے حاصل ہوئی۔



## فائدہ

یہ صرف شکی مزاج کے لئے دو محققین کی تقریر عرض کی ہے ورنہ عاشق مصطفیٰ ﷺ ہلا دلایل مان جاتا ہے اور ضدی تو لاعلاج ہوتا ہے لیکن پھر بھی اسے معلوم ہونا چاہیے کہ حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ کی طہارت آپ کی خصوصیات سے ہے۔

جیسے دوسرے خصوصیات کو ماننے سے توحید کو نقصان نہیں ان خصوصیات کو بھی مان لیا جائے تو توحید کو نقصان نہ ہوگا۔ چند خصوصیات ملاحظہ ہوں

## نمونہ خصوصیات

(۱) کسی نبی کی عورت باغی یعنی (بدچلن، بدکار) نہیں ہوئی (کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۵۰) (ایسے ہی حضور ﷺ کی جملہ ازواج مطہرات پاکدامن طاہرہ و پاکیزہ تھیں)

(۲) حضور ﷺ کی بیٹیوں پہ سوکن ڈالنا جائز۔

(کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۵۰، مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۱۳۸)

(۳) بعض علماء نے آپ کی بیٹیوں کی قیامت تک ہونے والی اولاد پر دوسرے نکاح کو ناجائز قرار دیا۔

(کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۵۰)

(۴) آپ غضب و رضاء میں حق ہی فرمایا کرتے تھے۔ (کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۵۰)

(۵) حضور ﷺ کا خواب وحی ہے ایسے ہی دیگر انبیاء کے خواب۔ (کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۵۰، رواہ ابن عباس مرفوعاً و درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۸۰، عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۵۳ و رواہ ابن عمر)

(شفاء شریف جلد ۱ صفحہ ۱۵ و شرح للکھفاجی و القاری جلد ۲)

(۶) یہ ضروری ہے کہ ہر نبی ہر نقص و عیب و قائل نفرت چیز سے بری ہو۔ (کشف الغمہ جلد ۲، صفحہ ۵۰)

(۷) حضور ﷺ نے اپنے اہل بیت کے دودھ پینے والے بچوں سے روتہ رکھایا۔ (کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۵۰)

(۸) جب حضور ﷺ کسی جانور پر سوار رہتے تو وہ جانور نہ پیشاب کرتا نہ لید کرتا۔

(کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۵۰، تفسیر عزیزی پارہ ۳۰) کو غیرہ وغیرہ۔

(۹) حضور ﷺ پر خطا جائز نہیں۔ (مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۱۳۵، شفاء شریف جلد ۲)

(۱۰) حضور ﷺ بھولنے سے پاک ہیں۔

(مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۱۲۵، شفاء شریف جلد ۲، شرح للفتاویٰ الخفاجی، مواہب ورتقانی)

(۱۱) حضور ﷺ شک سے پری ہیں۔ (مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۱۲۵)

(۱۲) حضور نبی پاک ﷺ جنون اور بے ہوشی جائز نہیں اور ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام پر۔

## انتباہ

نمونہ کے طور پر چند خصائص مبارکہ کا ذکر کر دیا ہے تاکہ شکلی مزاج شک میں پڑ کر اپنا انجام برباد نہ کرے ورنہ حضور ﷺ کے خصائص مبارکہ لاتعد ولا تحصى ہیں۔ چند ایک فقیر نے اپنی کتاب ”خصائص مصطفیٰ“ میں عرض کر دیئے ہیں۔

## ہمارا عقیدہ

ہم اہل اسلام کا عقیدہ تو یہ ہے کہ خصائص مصطفیٰ ﷺ وہ ہیں کہ ان کا ورد ہزاروں مشکلات کا حل اور بے شمار مصائب کا علاج ہے چنانچہ ایک نسخہ آزمودہ محدثین حاضر ہے۔

## ذکر تو حل ہر سوال

اہل سیر لکھتے ہیں جو شخص ان دس خصائص کو لکھ کر گھر میں رکھے تو وہ آگ سے محفوظ ہوگا اگر جلتی آگ میں ڈالے تو وہ بھی بجھ جائے گی۔

(۱) حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔

(۲) ما ظہر بولہ علی الارض قط

(۳) لم مجلس الذباب علیہ قط

آپ پر کبھی کبھی نہیں بیٹھی

(۴) لم یختلم قط

آپ کو کبھی احتلام نہیں ہوا

(۵) لم يتشاؤب قط

آپ کو کبھی جمائی نہیں آئی



(۶) لم يهر سب واية ركبها قط

آپ جس جانور پر سوار ہوئے وہ کبھی نہیں بھاگا

(۷) تنام عباہ ولا ینام قط

آپ کی آنکھیں سوتی تھیں دل کبھی نہیں سویا

(۸) ولد مختوناً

آپ ختنہ شدہ پیدا ہوئے

(۹) بنتظر من خلفہ کما ینظر من امامہ

آپ جیسا آگے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے سے دیکھتے تھے

(۱۰) کان اذا جلس بین قوم کشفہ اعلیٰ منهم

جب آپ کسی قوم میں بیٹھتے تھے تو آپ اُن سے اوچے ہوتے۔

مزید تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب ”شرح خصائص کبریٰ“ کا مطالعہ کیجئے۔

## مزید حوالہ جات

امام بدر الدین عینی حنفی عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ ۱۳ میں لکھتے ہیں

فیه طہارۃ النخامة والشعر منصفل الشافعية يحكمون نجاسة الشعر المنصفل وفيهم من بالغ حتى

مادان يخرج من الاسلام فقال وفي شعر النبي ﷺ فيه وجهان نعوذ بالله تعالى من هذا الضلال۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناک کی ریش اور جو بال جسم سے جدا ہوں وہ پاک ہیں اور شواقیع بدن سے جدا شدہ بال کو

نجس کہتے ہیں اور ان میں بعض نے تو اتنا میاں لکھا کہ قریب ہے کہ وہ اسلام سے خارج ہو جائے چنانچہ یہ کہہ دیا کہ رسول

اللہ ﷺ کا شعر مبارک کی دو وجہیں ہیں پاک و پلید (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کی پناہ ایسی گرا ہی سے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں

وفیه التبرک بآثار الصالحین من الاشياء الطاهره

اور اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صالحین کے آثار اور اشیاء طاہرہ کے تبرک حاصل کرنا جائز ہے۔

(۲) امام بدر الدین عینی قدس سرہ نے فضائل مبارکہ کی طہارت کے دلائل میں کمال کر دیا ہے۔ بخاری شریف میں

جہاں فضلات مبارکہ پر بحث آئی ہیں وہیں امام عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قلم بے قرار ہو گیا اور بار بار ان کی طہارۃ کے ساتھ اسے تبرک بنانے پر زور دیا نہ صرف حضور ﷺ کے تبرکات بلکہ اولیاء کرام کے تبرکات کے متعلق بھی انہی روایات اور ان جیسی احادیث مبارکہ سے استدلال فرمایا۔

## امام عسقلانی

حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی اسی حدیث کے ماتحت لکھتے ہیں

وفيه طهارة النخامة والشعر والمنفصل والتبرك بفضلات الصالحين الطاهرة وقد تكاثرت الأدلة على طهارة فضلاته وعد الانمة ذلك في خصائصه

اس حدیث میں ریش اور جہاں کی طہارت کا ثبوت ہے اور صالحین کے فضلات طاہرہ سے تبرک حاصل کرنے کا

ثبوت ہے۔

## امام قسطلانی

حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

واما طيب ريحه ﷺ وعرقه وفضلاته فقد كانت الرائحة الطيبة صفه (ﷺ)

بہر حال آپ ﷺ کی خوشبو اور پسینہ و فضلات مبارک خوشبو والے تھے۔

اور اس کے بعد یہی امام لکھتے ہیں

وروى انه كان يتبرك له ودمه ﷺ

مروی ہے کہ آپ کے بول مبارک اور خون مبارک سے تبرک حاصل کیا جاتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رئیس المحدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

وهيكس اثر فضله ايشان را بروئے زمين نديده زمين مى شكافت و فرومى رود ازاں مكان بوئے

مشك شميدند۔

(تفسیر عزیزی پارہ ۳، جلد ۱، صفحہ ۲۱۹)

کسی نے حضور ﷺ کے فضلہ پاک کا نشان زمین پر نہ دیکھا بلکہ زمین نکل لیتی اس سے مشک کی خوشبو سونگھتے تھے۔



## فہرست حوالہ جات تصنیفات اسلاف در طہارۃ فضلات

### سرور کائنات ﷺ

نمبر شمار	نام کتاب اسم مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	صفحہ
۱	بخاری شریف امام البخاری رحمۃ اللہ الباری	جلد ۱ صفحہ ۳۷
۲	عمدۃ القاری للامام بدر الدین العینی رحمۃ اللہ علیہ	جلد ۱ صفحہ ۱۹
۳	الخصائص الکبریٰ امام السیوطی رحمۃ اللہ علیہ	جلد ۱ صفحہ ۲۵۴
۴	کشف الخفاء امام اشعراقی رحمۃ اللہ علیہ	جلد ۲ صفحہ ۵۰
۵	مواہب اللدیۃ امام القسطلانی مع شرح الامام الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ	جلد ۱ صفحہ ۱۷، جلد ۲ صفحہ ۲۳۲
۶	مدارج المشاہد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	جلد ۱ صفحہ ۲۶، ۲۵
۷	ایضاح للمعانی	جلد ۱ صفحہ ۲۳۲
۸	رد المحتار امام ابن العابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ	جلد ۱ صفحہ ۲۳۳
۹	مرقات شرح مشکوٰۃ امام علی القاری رحمۃ اللہ علیہ	جلد ۱ صفحہ ۳۳۰
۱۰	جمع الوسائل شرح الشماگل	جلد ۱ صفحہ ۳
۱۱	شرح الشفاء علی الخفاجی	جلد ۱ صفحہ ۳۵۳، ۳۵۴
۱۲	شفاء شریف للفاضل عیاض احمد رحمۃ اللہ علیہ	جلد ۱ صفحہ ۵۳، ۵۴
۱۳	تہذیب الاسماء والمقامات امام النووی شارح مسلم رحمۃ اللہ علیہ	
۱۴	تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ	پارہ ۳ صفحہ ۲۱۹، سورۃ الشقاق
۱۵	دلائل النبوة الامام ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ	صفحہ ۳۸۰، ۳۸۱
۱۶	زرقانی علی المواہب للامام عبدالباقی الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ شرح الاشباہ للمبیری رحمۃ اللہ علیہ	جلد ۱ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹
۱۷	کبیری شرح منیہ ام النکلی رحمۃ اللہ علیہ	صفحہ ۱۸۰

جلد ۱ صفحہ ۲۱۸	فتح الباری شرح بخاری للإمام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ	۱۸
جلد ۱ صفحہ ۲۵۱، ۲۵۰	فیض الباری حاشیہ بخاری از انور کشمیری دیوبندی	۱۹
	انوار الباری شرح بخاری احمد رضا بجنوری دیوبندی	۲۰
صفحات ۲۷۸ تا ۳۰۳	جواہر البحار الامام المتحافی رحمۃ اللہ علیہ جلد اول کے	۲۱
	نشر الطیب (اشرف علی تھانوی)	۲۲
	جمال پاکمال (مفتی جامعہ عباسیہ بہاولپور)	۲۳

## دعائے نبی پاک

حضور ﷺ کی ہر دعا مستجاب ہوئی جن روایات میں غیر استجاب کا شبہ پڑتا ہے وہ روایات مؤول ہیں۔ تفصیل فقیر نے ”مستجاب دعائیں“ (کتاب) میں لکھ دی ہے۔ حضور ﷺ کی ایک دعا بہت مشہور ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

اللهم اجعل نوراً فی قلبی ونوراً فی قبری ونوراً فی ینی یدی ونوراً فی خلفی ونوراً فی یمینی ونوراً عن شمالی ونوراً فی فوقی ونوراً فی تحتی ونوراً فی سمعی ونوراً فی بصری ونوراً فی شعری ونوراً فی بشری ونوراً فی لحمی ونوراً فی وصی ونوراً فی عظامی ونوراً للہم اعظم لی نوراً واعظمی نوراً واجعلنی نوراً۔

اے اللہ میرے قلب و قبر اور میرے آگے پیچھے اور میرے دائیں اور بائیں اور میرے اوپر نیچے اور میری آنکھ اور کان اور بال اور چمڑے اور گوشت اور خون اور ہڈیوں میں نور بنا۔ اے اللہ مجھے بڑا نور دے اور مجھے نور دے اور اے اللہ مجھے نور ہی نور بنا دے۔

## فائدہ

جب حضور ﷺ کی دعا مستجاب میں حضور ﷺ نے اپنے ہر ہر عضو اور اندر باہر نور ہونا مانگ لیا اور دینے والے نے سب کچھ دے دیا اب مگر نہ مانے تو میں کیا کروں۔

## رفع اشتباہ

حدیث مذکور کی صحت کی ضمانت محدثین نے دیدی ہے۔ فقیر کو اس پر مزید لکھنے کی ضرورت نہیں البتہ حضور ﷺ کی دعا مستجاب کی توثیق مندرجہ ذیل دلائل سے عرض کردوں تاکہ اہل ایمان کے ذوق و عرفان میں اضافہ اور ازلی بد بخت کی



قلبی مرض میں تراید ہو۔

## حلیہ

حلیہ شریف پڑھنے والے یقین سے تائید و تصدیق کریں گے خود نبی پاک ﷺ کے جسم مبارک کو **انسود براق** **اوضاء**۔ **بتلا** وغیرہ سے موصوف کیا گیا ہے یہاں تک آپ کے جسم سے دیواریں نورانی ہو جائیں وغیرہ وغیرہ۔ اسی لئے اُمتِ مصطفیٰ ﷺ نے اپنے نبی پاک کی بشریت مبارک کو نورانی بشریت مانا ہے۔

## سایہ بھی نہ تھا

حضور سرورِ عالم ﷺ کا سایہ بھی نہ تھا اگرچہ تاریک سایہ ثابت کرنے والے اب بھی اسے ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اُمتِ مصطفیٰ ﷺ کے دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ محبوبِ خدا ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ صرف شکی طبیعت کے لئے چند حوالہ جات حاضر ہیں۔

(۱) حضرت امام نسفی (م ۷۷۷ھ) فرماتے ہیں

قال عثمان رضى الله تعالى عنه ان الله ما وقع ظلك على الارض ليلا يضع انسان قدمه على ظلك۔  
(معارج رکن چہارم صفحہ ۱۰۰)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا تا کہ کوئی انسان اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

(۲) حضرت امام عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں

لم يكن للنبي ﷺ ظل ولم يقم مع الشمس قط الا غلب ضوؤه ضوء الشمس ولم يقم مع سراج قط الا غلب ضوؤه ضوء السراج۔

حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ آپ کا نور آفتاب کی روشنی پر غالب آ گیا۔ نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کے انوار آفتاب کی روشنی پر غالب آ گیا۔ نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کے انوار نے اس کی چمک کو مغلوب کر دیا۔

حضرت حکیم الترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ذکوان تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں

ان رسول الله ﷺ لم يكن يورى له ظل في شمس ولا قمر

رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا اور نہ ہی چاندنی میں۔

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ المختصائص الکبریٰ میں ایک مستقل باب مرتب فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں

**باب الایۃ فی انه ﷺ لم یکن له ظل فی شمس ولا قمر**

اور پھر اس میں حکیم ترمذی سے حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل فرمانے کے بعد حضرت امام ابن سبع سے اس پر شہادت پیش فرماتے ہیں

**قال ابن سبع من خصائصه ﷺ ان ظله کان لا یقع علی الارض وانه کان نورافکان اذا مشی۔**  
(ترمذی، نوادر الاصول، زرقانی جلد ۴، صفحہ ۴۴۰)

آپ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوا اور نہ سورج اور چاند کی روشنی میں دیکھا گیا۔

حضرت امام راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ (۴۵۰ھ) نے یوں رقم فرمایا

**روی ان النبی ﷺ کان اذا مشی لم یکن له ظل۔** (معقولات امام راغب، صفحہ ۲۱)

مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ چلتے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا۔

حضرت امام شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۷۰۶ھ) تحریر فرماتے ہیں

**لا ظل لشخصه ای جسمه الشریف اللطیف**

حضور انور ﷺ کے سر پائے لطیف کا سایہ نہیں۔

احمد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا

**انه ﷺ اذا مشی فی الشمس او فی القمر لا یكون له ظل لشخصه لانه کان نوراً۔**

(میرت حلبیہ جلد ۲، صفحہ ۴۲۲)

بے شک نبی کریم ﷺ جب سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ کے جسم انور کا سایہ نہیں ہوتا تھا اس لئے کہ آپ نور

ہیں۔

علامہ شہاب الدین احمد بن حجر کی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

**ومما یؤید انه ﷺ صار نوراً انه کان اذا مشی فی الشمس والقمر لا یتظہر له ظل لانه لا یتظہر الا للکشف وهو ﷺ قد خلصه اللہ من سائر الکشافات الجسمانیۃ وصیرہ نوراً صرفاً لا یتظہر له ظل**

(أفضل القرئی، صفحہ ۷۷)

نبی کریم ﷺ کے کو نوری ہونے کی تائید اس بات سے یہ بھی ہوتی ہے کہ حضور ﷺ جب چاند، سورج کی روشنی میں چلتے تو

آپ کا سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا اس لئے کہ سایہ کثیف کا ظاہر ہوتا ہے اور حضور ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ نے تمام کثافتوں سے پاک



فرما کر آپ کو نور خالص بنا دیا تھا اس لئے حضور ﷺ کا سایہ بالکل ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

علامہ شیخ محمد طاہر مجمع البحار جلد ۳ صفحہ ۴۰۵، علامہ شیخ سلیمان جمل فتوحات احمدیہ شرح ہمزیہ صفحہ ۷۶ میں اسی مضمون کو بالفاظ متقارب علی الترتیب اس طرح لائے ہیں

لا یتظہر لہ ظل لم یکن لہ ﷺ ظل فی شمس ولا قمر لم یکن للنبی ﷺ وسلم ظل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لم یکن لہ ﷺ ظل۔

سیرت شامی میں صاحب شامی یہی مضمون ارقام فرماتے ہیں۔ یونہی امام فخر الدین رازی نے خیال فرمایا ہے۔ سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۹۴ پر امام تقی الدین سبکی کا یہ شعر بھی اسی عقیدہ پر شاہد ہے۔

لقد نزه الرحمن ظلك ان يرى

على الارض ملقى فانظروا لمزية

رحمن نے آپ کے سایہ کو زمین پر واقع ہونے سے پاک فرمایا اور یا بھائی سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ کی عظمت و فضیلت کی بناء پر اسے لپیٹ دیا۔

صاحب الوفاء کی یہ حقیقت افروز رباعی بھی ملاحظہ فرمائیے

ما جزل ظل احمد اذ يال

في الارض كرامة كما قد قالوا

هذا عجب وكم به من عجب

والناس لظلمه جميعا قالوا

حضور ﷺ کے سایہ کا دامن بسبب بزرگی زمین پر نہیں کھینچا گیا یہ بات کس قدر تعجب خیز ہے کہ تمام لوگ آپ کے زیر سایہ آرام بھی فرماتے ہیں۔

اس روح پرور ایمان افروز رباعی کو علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ میں بھی لائے ہیں اور پھر

نتیجہ کے طور پر تحریر فرماتے ہیں

وقد نطق القرآن بانه النور المبين وكونه بشر الا يعاقبه

اس پر قرآن کریم شاہد و ناظر ہے کہ حضور ﷺ نور مبین ہیں اور حضور کا جامہ بشریت میں ہونا سایہ نہ ہونے کے منافی نہیں۔

امام ربانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ یوں ارقام پذیر ہیں

ناچا را اور سایہ نیوور..... نیز در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف ترست و چوں لطیف تر ازوے در عالم نباشد

اور اسایہ چه صورت دارو

بے شک نبی کریم ﷺ کا سایہ نہیں تھا کیونکہ اس جہاں میں ہر شخص کا سایہ اس سے زیادہ لطیف ہے اور نبی کریم ﷺ سے زیادہ لطیف جہاں میں کچھ بھی نہیں پھر آپ کے لئے سایہ کس وجہ سے ہو سکتا ہے۔

نیز ایک اور مقام پر فرماتے ہیں

ہر گاہ جب محمد رسول اللہ از لطافت قتل نبو خداے محمد چگونہ ظل باشد۔ (مکتوبات شریف)

جب محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے سبب لطیف ہونے کے سایہ نہیں ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کے لئے سایہ کیسے ہو سکتے ہیں؟

لم یخلق الرحمن مثل محمد

ابداء و علمى الله انى يخلق

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مثل پیدا ہی نہیں کیا اور میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ پیدا ہی نہیں کرے گا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یوں تحریر فرماتے ہیں

نبو مرآة خضرت را سایہ شد در آفتاب و نہ در قمر رواہ اکلیم الترمذی من ذکوات فی نوادر الاصول الی ان قال ولوریکہ از اسائے آنحضرت است و نوادر سایہ نباشد۔ (مدارج النبوۃ)

نیز دوسرے مقام پر فرماتے ہیں

وئی آقا و آنحضرت را سایہ بر زمین کہ محل کثافت و نجاست و دیدہ نہ شدہ و را سایہ در آفتاب (ای ان قال) چوں آنحضرت ﷺ نور باشند نور را سایہ نباشد۔

آنحضرت ﷺ کے لئے سایہ نہیں تھا اس لئے کہ آپ ﷺ نور ہیں اور نور کے لئے سایہ نہیں ہوتا۔

اسی طرح مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۶۱ میں ہے

عثمان بن عفان گفت کہ سایہ شریف تو بر زمین نمی افتد کہ مبادا بر زمین نجس افتد

سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ حضور ﷺ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوتا کہ کہیں زمین پلید پر واقع نہ

ہو جائے۔



دوسری وجہ یہ ہوئی کہ ممکن ہے کہ آپ کے سایہ پر کسی کا پاؤں نہ آجائے۔ مزید حوالہ جات اور تحقیق فقیر نے اپنی کتاب ”سایہ نادر“ میں لکھا ہے۔

### فائدہ

یہاں صرف یہی عرض کرنا تھا کہ جس ذات کا سایہ نہیں وہ نور نہیں تو اور کیا ہے۔ امام اہل سنت سیدنا احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو کلوا نور کا  
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

### خوراک نور

ہر انسان کے فضلات خوراک بنتے ہیں اچھی خوراک کا اثر فضلات پر پڑتا ہے۔ حضور ﷺ کی خوراک کے اثرات کا بیان حدیث شریف میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا

بطعمنی ربی ویسقینی

میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے

یہ ظاہر و باطنی ہر طرح کی غذا کو شامل ہے تو باری تعالیٰ کی قدرت سے کیوں بعید سمجھا جا رہا ہے جب وہ مٹی سے ہماری بہتر غذا بناتا ہے تو وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کی غذا کو نور کیوں نہیں بنا سکتا۔ چونکہ ہمارے حریف بے دینوں سے متاثر ہو کر حضور ﷺ کو اپنا جیسا سمجھ کر ہر معاملہ میں اپنے اوپر قیاس کرتے ہیں۔ حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے مثنوی شریف میں ہر دور کے بے دینوں کے متعلق یوں تنبیہ فرمائی ہے۔

### مثنوی شریف

(۱) اشتیاء	رادیدو	مینا	نبود
نیک	وہدودیدہ	یکسان	نمود
(۲) ہمسری	یا انبیاء	بر	داشند
اولیاء	راہچو	خود	چند
(۳) گفت	ایک	ماہر	ایشان
ماؤ	ایشان	بست	خواب
			خور

(۳) این دے استعد از علی  
 بہت فرقتے در میان بے منتی  
 (۵) ہر دوگون زہور خورد انداز محل  
 ایک شدزان نیش وزان دیگر عل  
 (۶) ہر دوگون آہو گیا خورد و آب  
 زین یکے سرگین شدندان مشکاب  
 (۷) ہر دوونے خوردند از یک آہنور  
 آل یکے خالی و آن پے از شکر  
 (۸) صد ہزاراں آہنیں اشیاء بین  
 فرق شان پختاں سالہ راہ بین  
 (۹) این خورد گردو پلیدی زد جدا  
 وان خورد گردو ہمہ لور خدا  
 (۱۰) ہر دو صورت گردو ہمہ مائد و است  
 آب تلخ و آب شیرین راضفاء ست  
 (۱۱) جز کہ صاحب ذوق کہ شناسد بیاب  
 او شناسد آب خوش از شورہ آب

## ترجمہ

- (۱) شوم بخت حق بین آنکھوں سے محروم ہیں اسی لئے ان کی آنکھوں میں نیک و بد یکساں ہیں۔
- (۲) چنانچہ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعویٰ کیا اور اولیائے کرام کو اپنے جیسا سمجھ لیا۔
- (۳) اور کہہ دیا کہ ہم بھی بشر ہیں اور وہ بھی بشر کیوں کہ ہم دونوں نیند اور طعام کے پابند ہیں اسی لئے ان (انبیاء و اولیاء) میں کوئی فرق نہیں۔
- (۴) لیکن انہوں نے اپنی کور باطنی سے یہ نہ سمجھا کہ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔
- (۵) مثلاً ایک ہی رنگ کے بھڑے ہیں۔ دونوں نے پھولوں اور شگونوں کا رس ایک ہی جگہ سے چوسا مگر ایک سے زہر (ذلت) دوسرے سے شہد پیدا ہوا۔



(۶) دوسری مثال:- دو قسم کے ہرنوں کے ایک ہی طرح کا گھاس کھایا اور ایک ہی گھاٹ سے پانی پیا لیکن ایک سے بے فائدہ بیگنیاں نکلیں دوسرے سے خالص عطر کستوری۔

(۷) تیسری مثال:- دو قسم کے نے ہیں۔ دونوں نے ایک ہی گھاٹ سے سیراب ہوئے لیکن ایک بے کار کھوکھلا ہے دوسرا شکر سے بھرپور ہے۔

(۸) ایسی لاکھوں مثالیں ہیں جن میں ستر برس (بیشمار) کی راہ کا فرق ہے۔

(۹) اسی طرح یہ (عام بشر) غذا کھاتا ہے تو اس سے نجاست نکلتی ہے اور وہ نبی (علیہ السلام) کھاتے ہیں تو وہ تمام نور خدا میں جاتا ہے۔

(۱۰) اگرچہ دونوں کی صورتیں ملتی جلتی ہیں تو کیا ہوا (دیکھئے) تلخ پانی اور میٹھے پانی دونوں ہم شکل ہیں (لیکن کڑوا اور ہے میٹھا اور)۔

(۱۱) صاحب ذوق کے سوا کون پہچان سکتا ہے فلہذا اے عزیز کسی صاحب ذوق کی صحبت حاصل کرو ہی میٹھے اور کڑوے پانی کا فرق بتا سکتا ہے۔

## خیر خواہانہ پسند و موعظت

یہی عارف باللہ حضرت مولانا رومی قدس سرہ ایک اور مقام پر نصیحت فرماتے ہیں کہ

کارپا کاں	راقیاس	از	خود	بگیر
گرچہ	باشد	در	نوشتن	شیر
شیر	آن	باشد کہ	مرد	اور
شیر	آن	باشد	کہ	مردم
جملہ	عالم	زمین	سب	گمراہ
سم	کے	زابدال	حق	آگاہ

## ترجمہ

(۱) اے عزیز پاک لوگوں کا قیاس اپنے اوپر نہ کر (دیکھ) شیر اگرچہ لکھنے میں شیر دودھ کا ہم شکل ہے لیکن ان میں بڑا فرق ہے وہ یہ کہ

(۲) شیر (دودھ) وہ ہے جسے آدمی نوش کرتا ہے لیکن شیر (جانور) وہ ہے جو آدمیوں کو پھاڑ کھاتا ہے۔

(۳) اس غلط قیاس پر تو بہت سے لوگ گمراہ ہوئے شاذ و نادر ہی کوئی بندہ خدا محبوبانِ خدا کا واقف ہو سکا۔

## فائدہ

سمجھدار کے لئے حضرت مولانا رومی قدس سرہ کے یہی چند اشعار بھی کافی ہیں کیوں کہ غذا کے اثرات کا نام

فضلات ہے۔

## فضلات

ہماری غذا کے اثرات پلید اور غلیظ اور محبوبِ خدا ﷺ کی غذا مبارک کے فضلات شریفہ طیب و طاہر بلکہ دارین کی نجات کے ضامن۔ لیکن بے سمجھ کے بارے میں ظاہر ہے کہ اسے دفتر بھی بیکار پھر وہ بے سمجھی کے ساتھ ضدی بھی ہوتا...

## بہشتی انسان

مسلمات میں سے ہے کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو دنیوی کیفیت کے برعکس ہوگی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ

جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودہویں رات کے چاند جیسی ہوں گی ان سے نزدیک والے (دوسرے

گروہ کی صورتیں) اس چمکتے ہوئے تارے سے زیادہ روشن ہوں گی جو آسمان پر چمکتا ہے۔ وہاں کے لوگوں (اہل جنت) کے

دل ایک ہی آدمی کے دل جیسے ہوں گے۔ نہ ان میں اختلاف ہوگا نہ دشمنی..... نہ وہ بیمار ہوں گے نہ انہیں قضاے

حاجات کی ضرورت پیش آئے گی۔ ان کا پسینہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا ان کی آنکھیں سرگیں، چہرے پے ریش اور

بدن یالوں کے بغیر ہوں گے۔ جو جنت میں داخل ہوگا وہ ناز و نعمت میں رہے گا۔ فکر مند نہیں ہوگا نہ اس کے کپڑے پرانے

ہوں گے نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔

ہم دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی بشریت کے اجزاء جنت کے ہیں اسی لئے حضور ﷺ نے

ان خوش قسمت صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی بہشتی فرمایا جسے آپ کا خونِ اقدس اور پیشابِ اطہر پینا نصیب ہوا۔

## انتباہ

جب عام بہشتیوں کے متعلق یہی ایمان تو پھر بہشت بانٹنے والے بلکہ جن کے صدقے بہشتیوں کی یہ قدر و

منزلت ہے ان کے لئے کہنا کہ اُن میں اور ہم میں کیا فرق ہے وہ بھی بشر اور ہم بھی۔



## بشریت محمدیہ کی تخلیق

ماروے ربانی عبداللہ بن ابی حمزہ الغفوس میں اور ابن السبع نے شفاء الصدور میں کعب الاحبار سے ذکر کیا کہ حضور ﷺ کی تخلیق بشریت محمدیہ رفیع اعلیٰ کے ملائکہ نے کر زمین پر اترے۔ مدینہ منورہ سے دوضہ اطہر سے خاک اٹھائی جو روشن منور تھی اسے جنت کی نہروں میں تسنیم کے پاک و صاف پانی سے گوندھا گیا یہاں تک کہ وہ روشن موتی کی طرح ہوئی اور اس سے عظیم شعاعیں نکلتی تھیں۔

## قبلہ اصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی اصل طینت ناف ارض ہے یعنی وہ جگہ جہاں کعبہ معظمہ کا کمرہ ہے اس معنی پر آپ اصل کائنات ہیں اسی لئے آپ کا لقب امی بھی ہے۔

## باب دوم

## جسم معطر

عام انسان کی تخلیق سیاہ اور بدبودار مٹی سے ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ (پارہ ۱۴، سورۃ الحجۃ، آیت ۲۶)

**ترجمہ:** اور بیشک ہم نے آدمی کو نکلتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بدبودار گارتھی۔

چنانچہ فرمایا:

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ۝ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۝

(پارہ ۳۰، سورۃ الطارق، آیت ۷-۵)

**ترجمہ:** تو چاہئے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا۔ جست کرتے پانی سے۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے

نچے سے۔

ظاہر ہے جہاں ایسی گندی اور بدبودار مٹی ہو وہاں سے بدبو ہی آئے گی اس سے ہر انسان اپنے اندر جھانک کر دیکھے کہ باوجود خود کو صاف ستھرا رکھنے اور صابون وغیرہ سے جسم کو دھونے کے تب بھی انسان کے جسم سے مکروہ اور گندی بو محسوس ہوتی ہے خود کو زیادہ دوسروں کو کم۔ یہ تو اس کریم کی مہربانی ہے کہ اُس نے عیب پوشی فرماتے ہوئے ہماری قدرو منزلت میں آنچ نہ آنے دی کہ ہمارے میں باوجود گندی اور بدبودار مٹی اور گندے اور نجس پانی کے ہماری جسمانی بدبو

نمایاں کرنے کے بجائے محدود رکھی جسے صرف ہم محسوس کریں اور پس۔

## اجسادِ انبیاء علیہم السلام

انبیاء و رسل کرام علی نبینا علیہم السلام کے اجسادِ مبارکہ تنسیمِ جنت سے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے

انا معاشر الانبیاء تحت اجسادنا علی ارواح اهل الجنة۔ (ابو نعیم)

ہم انبیاء علیہم السلام کے اجسام اہل جنت کی ارواح مطابق آگتی پرورش پاتی ہیں۔

## فائدہ

اہل جنت کی ارواح کی پاکیزگی اور ان کی خوشبو سے وہی واقف ہے جو خود اہل بہشت ہے اور بہشت کی خوشبو کی تو یہاں مثال ملتی مشکل ہے پھر وہاں کی ارواح کی خوشبو کا کیا کہنا۔ اس کا نمونہ رسالتِ مبارکہ ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو مبارک کا حال ان سے سنئے جنہوں نے سونگھی۔

## حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشم یا دیا کو آپ کے کفِ مبارک سے نرم نہیں پایا اور

نہ کسی خوشبو کو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۶۴)

## مقدس ہاتھ کی خوشبو

جس شخص سے آپ مصافحہ کرتے وہ دن بھر اپنے ہاتھ سے خوشبو پاتا اور جس بچہ کے سر پر آپ اپنا دست مبارک

رکھ دیتے وہ خوشبو میں دوسرے بچوں سے ممتاز ہوتا۔ چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

نبی کریم ﷺ کے ساتھ نمازِ ظہر پڑھی پھر آپ اپنے اہل خانہ کی طرف نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا۔ بچے آپ کے

سامنے آئے آپ ان میں سے ہر ایک کے رخسار کو اپنے ہاتھ مبارک سے مسح فرمانے لگے میرے رخسار کو بھی آپ نے مسح

فرمایا پس میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک یا خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچے سے نکالا

تھا۔ (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۵۶)

## کستوری سے زیادہ

واکل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کرتا تھا یا میرا بدن آپ کے

بدن سے مس کرتا تو میں اس کا اثر بعد ازاں اپنے ہاتھ میں پاتا اور میرا ہاتھ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔ حضرت یزید



بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میری طرف بڑھایا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برف سے ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ (زرقاتی المواب جلد ۲ صفحہ ۱۸۳)

## حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضور ﷺ نے اپنے پیچھے سوار کر لیا تو میں نے آپ کی مہر نبوت کو منہ میں لیا تو

فکان ینم علی مسکاً  
مجھ سے کستوری سی خوشبو بہتی تھی

## جملہ عالم اسلام کا اتفاق

تقریباً تمام مذاہب اسلامیہ کے علماء کرام متفق ہیں کہ حضور ﷺ کا جسم اطہر ہر قسم کی غلاظت و بدبو سے پاک اور صاف و ستھرا تھا بغیر بیرونی خوشبو کے استعمال کے آپ کا جسم معطر خوشبو ناک تھا اور ہر صحیح دماغ والے کو آپ کے جسم اطہر سے خوشبو محسوس ہوتی تھی۔

## وہابی بددماغ

وہابیوں دیوبندیوں کے بعض بددماغ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے جسم سے اس لئے خوشبو آتی تھی کہ آپ دنیوی عطر بہت زیادہ استعمال فرماتے تھے۔

## فائدہ

ایسے بددماغ اب بھی ہیں انہیں حضور نبی پاک ﷺ کے جسم اطہر کی ذاتی فطری خوشبو کا انکار ہے اگر احادیث دکھائیں تو کہیں گے یہ احادیث ضعیف ہیں اگر کوئی روایت دکھائی جائے تو آخری جواب وہی ہوگا جو مذکور ہوا۔

## حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خوشبو

جونہی حضور ﷺ کا نور مبارک حضور عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم میں منتقل ہوا تو وہ بھی خوشبو ناک ہو گئے چنانچہ بیمار امت کے حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ پھر یہی نور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو عطا فرمایا پھر یہ نور سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا رہا پھر یہ نور حضرت عبدالمطلب تک پہنچا تو یہاں حافظ ابوسعید نیشاپوری نے ابی بکر بن ابی مریم سے اور انہوں نے کتب الاخبار سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک جب حضرت عبدالمطلب میں منتقل ہوا اور وہ

جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم میں سو گئے جب آنکھ کو دیکھا کہ آنکھ میں سرمہ لگا ہوا ہے اور سر میں تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس زیب تن ہے۔ ان کو حیرت ہوئی کہ کچھ معلوم نہیں یہ کس نے کیا ہے ان کے والد ان کا ہاتھ پکڑ کر کاہنان قریش کے پاس لے گئے اور سارا واقعہ بیان کیا انہوں نے جواب دیا کہ معلوم کرو کہ رب السموات نے اس نو جوان کو نکاح کا حکم فرمایا ہے چنانچہ انہوں نے اول قیلہ سے نکاح کیا اور ان کی وفات کے بعد فاطمہ سے نکاح کیا اور وہ عید اللہ (آپ کے والد ماجد) کے ساتھ حاملہ ہو گئیں اور عبدالمطلب کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا اور جب قریش میں قحط ہوتا تھا تو عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل کی طرف جاتے تھے اور ان کے ذریعے سے حق تعالیٰ کے ساتھ تقرب ڈھونڈتے اور بارش کی دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ برکت نور محمدی ﷺ کے بارانِ عظیم مرحمت فرماتے۔ یہ تمام واقعات حضور ﷺ کی پیدائش سے پہلے ظہور ہوئے۔

### گھر سے مسجد تک

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ ولادت کدہ سے مسجد نبوی شریف میں تشریف لاتے تو آپ کی تشریف آوری کا علم خوشبو سے ہو جاتا تھا۔ (رواہ الدارمی وابویعلیٰ ویزار)

### صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گواہیاں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ کی چند نشانیاں ہیں

(۱) جب کوئی راستہ حضور ﷺ طے فرماتے تو وہ راستہ جسم اطہر کی خوشبو سے معطر ہو جاتا اور لوگ یقین کر لیتے کہ آپ اس راہ سے گزر رہے ہیں۔

(۲) کسی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ بجدہ کرتے۔ (داری، بیہقی، ابونعیم)

### عوام کی گواہی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے ہی بوجہ خوشبو کے ہم جانتے تھے کہ حضور ﷺ تشریف لانے والے ہیں۔

### راہ گبیروں کی گواہی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ پاک کے راہ گیر راستوں کی خوشبو سے جان لیتے تھے کہ حضور ﷺ یہاں سے گزر رہے ہیں۔



## رات کی تاریکی کی گواہی

دارمی نے حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو رات کی تاریکی میں ہم آپ ﷺ کی خوشبو سے پہچان لیتے تھے۔

## بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گواہی

بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ کو گھر پر لے آئی میں آپ کو قبیلہ سعد کے گھروں میں لے جاتی اور آپ کے جسم اطہر سے مجھ کو مشک کی طرح خوشبو آتی تھی۔

## فائدہ

اے وہ بد قسمت انسان اپنے آقا ﷺ کو اپنے اوپر قیاس کرتے والے ذرا اپنے دودھ پیتے بچے کو سونگھئے کہ اس سے کتنی گندی اور طبیعت کو ناخوشگوار کرنے والی بدبو ہے کہ جس سے تو خود بھی گھبراتا ہے لیکن طائف کی دانی اجنبی مائی میرے اور سب کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بچپن کی محبوب خوشبو کی مرغوبیت کو کیسے پیارا اور عقیدت سے بیان کر رہی ہیں اس کے باوجود پھر بھی تو سمجھتا ہے کہ وہ بھی بشر۔ پھر تیرے جیسا قسمت کا مارا انسان اور کوئی نہ ہوگا۔

## حجیفہ کی گواہی

حضرت حجیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز پڑھ کر تشریف لائے

فَجَعَلَ النَّاسَ يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ يَمْسَحُونَ بِهَا وَجُوهَهُمْ قَالَ فَآخُذَتْ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِهِ فَذَا هِيَ

ابرد من الثلج واطيب رايحة من المسك۔ (زرقانی جلد ۳ صفحہ ۲۲۷)

تو لوگ آپ سے مصافحہ کر کے ہاتھ اپنے چہروں پر ملتے۔ میں نے بھی آپ سے مصافحہ کر کے اپنے چہرے پر ملا تو آپ کا ہاتھ مہارک برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبو ناک تھا۔

## یزید بن اسود کی گواہی

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑا

فاذا هي ابرد من الثلج واطيب ريحا

تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور خوشبو سے زیادہ معطر تھا۔ (زرقانی جلد ۳ صفحہ ۲۲۷)

## شیر خدا کی گواہی

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وصال شریف کے بعد جب میں نے حضور سرور عالم ﷺ کو غسل دیا تو

سَطَعَتْ مِنْهُ رِيحٌ طَيِّبَةٌ لَمْ نَجِدْ مِثْلَهَا قَطُّ  
آپ سے ایسی خوشبو مکی کہ میں نے اس جیسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی

## کوچے بسا دیئے

حضرت جابر و حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

ان رسول اللہ ﷺ اذا مر في طريق من طرق المدينة وجد وامنه رائحة الطيب وقالوا امر رسول الله ﷺ من هذا الطريق  
حضور ﷺ جب مدینہ منورہ کی کسی گلی سے گزرتے تو لوگ اس گلی سے خوشبو پکڑ لیتے کہ اس گلی سے حضور ﷺ کا گزر ہوا ہے۔ (دلائل النبوة صفحہ ۳۸۰)

## معاذ بن جبل کی گواہی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

كنت اسير مع رسول الله ﷺ وقال ادن مني فد نوت منه فما شمت مسكاً ولا غبر اطيب من ربح رسول الله ﷺ

میں حضور ﷺ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا آپ نے فرمایا میرے قریب ہو۔ میں آپ کے قریب ہوا تو آپ جیسی میں نے کوئی خوشبو نہ سونگھی اور نہ کوئی غیر جیسی رسول اللہ ﷺ کی خوشبو تھی۔

## مکھی نہ کبھی بیٹھی

حضور ﷺ کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی بلکہ بعض علماء کرام نے فرمایا کہ آپ کے کپڑے پر بھی مکھی نہیں بیٹھا کرتی تھی۔

## لطیفہ

کسی نے مکھی سے پوچھا کہ تو حبیب خدا ﷺ کے دامن کو کیوں نہیں لپٹ جاتی جب کہ ساری کائنات آپ کے



دامن اقدس کو لپٹ رہی ہے۔ جواب دیا کہ گندی ہوں مگر گستاخ نہیں ہوں یعنی میں دامن کو نہیں لپٹتی کہ کہیں میری گندی آپ کو لگ نہ جائے اور میں گستاخوں میں شمار ہو جاؤں۔

### غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی حال تھا کہ آپ کا سایہ بھی نہ تھا اور آپ کے جسم سے خوشبو مہکتی تھی اور آپ کے جسم اطہر پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی۔ یہی حال ہر فانی الرسول کامل کا ہے جو کہے کہ حضور ﷺ کی بشریت اور میری بشریت میں کوئی فرق نہیں تو اس کے منہ پر تھوڑا سا گڑ وغیرہ لگا دیں پھر کھیاں چھوڑ کر قدرت کا تماشا دیکھیں کہ گھنڈہ نہ گزرے گا تو وہ براہری کا دم بھرنے والا تو بہ کر کے کہے گا

یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ



کہاں میں کہاں وہ نور خدا

### مچھر کا حياء

حضور ﷺ کے خون اقدس کو مچھر نہیں چوستا لیکن عام بشر کا نہ خون چوستا ہے بلکہ ڈنک لگا دے تو چھین نکل جاتی ہے وہ کیوں صرف اسی لئے کہ مچھر اپنے نبی علیہ السلام کی پہچان اور ان سے حياء کرتا ہے لیکن ایک انسان وہ بھی ہے جو کہتا پھرتا ہے کہ ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں صرف یہی کہ وہ نبی ہیں اور ہم نبی نہیں۔

اسی طرح مچھر کبھی وغیرہ کی بات نہیں بلکہ ان کی طرح ہر موزی اور ہر غلیظ قسم کے جانور رسول اللہ ﷺ کے دور رہنے کی کوشش میں رہتے تاکہ وہ کسی بے ادبی اور گستاخی کا ارتکاب نہ کر بیٹھیں لیکن یہ موزی انسان متائے گا تو اپنے نبی علیہ السلام کو ان کے عیوب و نقائص ڈھونڈ کر۔ اسی لئے حضور ﷺ نے ارمان ظاہر فرمایا کہ

لیس من شی الا ویعرفنی انی رسول اللہ الامرودة الجن والانس

مجھے ہر شے جانتی ہے کہ میں رسول اللہ (ﷺ) ہوں سوائے سرکش انسان و جن کے۔

### جونیں کھان

حضور نبی پاک ﷺ کا جسم اطہر چونکہ نورانی ہے اسی لئے آپ کے جسم اطہر میں جونیں نہیں ہوتی تھیں۔ اس کی اصل وجہ ظاہر ہے کہ جونیں جسم کے گندے اور غلیظ پسینے اور اس پر گندی میل کچیل جم جانے سے انسانی جسم سے پیدا ہوتی ہیں یہ کوئی بیرونی مخلوق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو انسان صفائی ستھرائی کا خصوصی خیال رکھتا ہوا ایسے ہی دوسرے میلے کچیلے انسان اور ان کے استہمالی کپڑوں اور بسترے سے دور رہتا ہوا اسے جونیں نہیں پڑتیں۔ اسی سے اب بھی اپنی جیسی

بشریت کا التزام لگانے والا نہیں سمجھا تو اسے خدایٰ سمجھ دے۔

## سوال

حضور ﷺ نے اپنے کپڑوں سے جوئیں دیکھی تھیں پھر دیکھنے کا کیا معنی؟

## جواب

ہم اہل سنت نے بار بار یہ قاعدہ دہرایا ہے کہ حضور ﷺ کے اکثر امور تعلیم اُمت کے لئے ہوتے تھے مثلاً کپڑے سینا، جوتے کاٹھننا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مل کر کام کاج کرنا وغیرہ یہ سب تعلیم اُمت کے لئے تھا اسی طرح آپ کا اپنے کپڑوں سے جوئیں دیکھنا بھی۔ لیکن افسوس کہ جنہوں نے حضور ﷺ کو ہر طرح اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے اسی لئے وہ مسئلہ کی حقیقت کی سمجھ سے کوسوں دور ہیں۔

جمائی یہ عام بشریت کو لازم ہے لیکن حضور ﷺ کو جمائی نہیں آئی بلکہ تجربہ شرط ہے کہ جب کسی شخص کو نماز میں جمائی آئے تو وہ صرف ذہن میں تصور کرے کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی جمائی نہیں آئی تھی اس کے بعد نہ آئے گی۔

## فائدہ

چونکہ جمائی کا اصلی اثر شیطان سے ہوتا ہے اسی لئے حضور ﷺ کے لئے شیطانی اثرات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن عام بشر شیطان کے ہر وقت گھیرے میں ہے اسی لئے عموماً جمائی کے اثرات حملہ آور ہوتے ہیں اگر وہ احسان فراموش نہ ہو تو جمائی کو روکنے کے لئے مذکورہ بالا عمل کو وسیلہ بنائے تو چھٹکارا ہو سکتا ہے اور تجربہ شرط ہے اس سے منکر وسیلہ کی قسمت کا ستارہ ڈوب گیا ہے ورنہ اس تجربہ شرعی کے باوجود وسیلہ کا انکار نہ کرتا اور ساتھ ہی جمائی سے سمجھ جائیے کہ تم کیسے بشر ہو اور حسیب کبر یا ﷺ کی بشریت کیسی۔

## احتلام

حضور ﷺ کو اپنے جیسے سمجھنے والے اکثر و بیشتر احتلام کی زد میں ہوتے ہیں وہ کیوں صرف اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا دی ہے کہ انہوں نے اس کے محبوب کریم ﷺ کو اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے ورنہ وہ خود سوچیں کہ انہیں بار بار احتلام کیوں ستاتا ہے اور نبی پاک ﷺ کے لئے ایسا گند تصور نہ صرف گناہ بلکہ کفر تک پہنچاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے صدقے آپ کی ازواج مطہرات اور آل اطہار کو بھی اس گندے فعل سے محفوظ رکھا بلکہ جو شخص اس موذی مرض سے

۱۔ اس کی مزید تحقیق و تفصیل فقیر کی کتاب ”البشریۃ تعلیم الامۃ“ میں ہے۔ اویسی فقرہ



محفوظ رہنا چاہتا ہے وہ آپ کے محبوب غلیفہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی سینہ پر لکھ کر خود کو احتلام سے بچنے کے لئے لکھ کر سوجائے تو احتلام سے محفوظ رہے گا۔

### لطیفہ

جو حضور ﷺ کو محض اپنے جیسا سمجھتا ہے تو خود اور اپنی اہلیہ اور بچوں کو زندگی بھر احتلام سے محفوظ کر کے دکھلائے اگر اس بیماری سے محفوظ نہیں تو اپنی قدر و قیمت خود سمجھ لے۔

### نیت

نیت ہر انسان کو لازم ہے اس کے بغیر زندگی دو بھر ہو جاتی ہے لیکن ہماری نیت اور حضور سرور عالم ﷺ کی نیت ایک جیسی نہیں ہماری نیت یہ ہے

هو غشبة ثقلية تهجم على القلب فتقطع عند المعرفة بالا شياء

وہ ایک باری غنودگی ہے جو دل پر طاری ہو جاتی ہے اشیاء کے پہچاننے کی قوت (حس) سلب ہو جاتی ہے۔

اور حضور ﷺ کے لئے حدیث شریف میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

نام حتى نفخ و كان اذا نام نفخ فانا بلال فاذا بال بالصلوة فقام و صلى ولم يتوضا

حضور سرور عالم ﷺ آرام فرماتے یہاں تک کہ خراٹے سے جاگتے۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اطلاع دیتے تو آپ وضو کئے بغیر نماز پڑھا دیتے۔

### کچھ سمجھا

تھوڑے یا بڑے غور و فکر کے بعد سمجھئے کہ حضور نبی پاک ﷺ ساری رات نیند فرمائیں خراٹے سے جائیں گہری نیند سوئیں تب بھی آپ کا وضو نہ ٹوٹے گا ویسے تعلیم اُمت کے لئے کر لیں اور کرتے بھی اور ہم صرف ایک منٹ سہارا کر کے اونگھ جائیں وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ نیند سے انسان کے مفاصل جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جس سے ہوا کا خروج آسان ہو جاتا ہے اور یہ ہر انسان کو لازم ہے خواہ وہ ہزار بار اپنے مفاصل کے لئے گارنٹی دے تب بھی شریعت مطہرہ اس کے لئے ماننے کو تیار نہیں اور خود انسان بھی اپنی مشینری کے پرزوں کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ لیکن افسوس تو اس بد بخت برادری کا ہے کہ رات کو پیٹ کی ٹینگی فل کر کے سوتے ہی آگے پیچھے کی مشین چالو کر دیتا ہے یہاں تک سردی کا موسم ہوا اور گھر کے دروازے کھڑکیاں بند ہوں اور رضائی جسم پر چسپاں ہو پھر صاحب بہادر اچانک بیدار کے ناک کی جھلی سے پوچھیں تو اندازہ معلوم ہو کہ یہ بشر ریختا ہے خاک پر اور عرش پر ہے ان کی گزر پھر بھی کہتا ہے میں بھی

بشر وہ بھی بشر۔

## نیند کی رال

ہر انسان سے سوتے ہی منہ سے رال نکلتی ہے اور وہ صرف بدبودار بلکہ اس میں زہریلا مادہ بھی ہے اسی لئے اطباء کہتے ہیں بیداری کے بعد کھلی کے بغیر نہ کچھ کھاؤ اور نہ کچھ پیو لیکن محبوب خدا ﷺ اللہ اللہ

## ہاتھ مبارک

حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کا خاصہ تھا کہ بے حد خوشبودار تھے جس سے مصافحہ فرماتے وہ تین دن تک اپنے

ہاتھوں میں خوشبو پاتا اور جس بچے کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ دیتے وہ خوشبو میں دوسروں سے ممتاز ہو جاتا۔ ا  
(حجۃ اللہ علی العالمین)

## عقیدہ صحابہ

بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور ﷺ سے اس نیت سے مصافحہ کیا کہ آپ کے ہاتھ مبارک ان کے ہاتھ کو لگنے سے خوشبو نصیب ہوگی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ہاتھ مبارک طیبہ عطار سے زیادہ خوشبو ناک تھا۔

## فائدہ

صحیح اور برحق ہے کیوں کہ طہلہ عطار کی خوشبو منٹوں تک رہتی اور ید اللہی ہاتھ میں دامنِ خوشبو مہکتی۔

## پسینہ اقدس:

حضور سرورِ عالم ﷺ کا پسینہ خوشبودار تھا اور عام بشر کا پسینہ بدبودار۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ پسینہ پاک اگر گوشت حرام تو پسینہ پلید اگر گوشت مکروہ تو پسینہ بھی۔ اسی لئے انہیں بوجہ ضرورت گدھا کے پسینہ کو جواز کا فتویٰ دینا پڑا اور انسان کی شرافت کی وجہ سے اس کے پسینہ اس کے گوشت کی وجہ سے جائز کرنا پڑا لیکن اس کی بدیو اپنی جگہ مسلم ہے وہ کیوں صرف

۱۔ حضور ﷺ کا ہاتھ وہ مبارک ہاتھ تھا کہ ایک مشت خاک کفار پر پھینک دی اور ان کو شکست ہوئی۔ یہ وہی دستِ کرم تھا کہ کبھی کوئی سائل آپ کے دروازے سے غروم نہیں بھرا۔ یہ وہی دستِ شفا تھا کہ جس کے ٹھنڈے ہونے سے وہ بیماریاں جاتی رہیں کہ جن کے علاج سے اطباء عاجز ہیں۔ اسی مبارک ہاتھ میں سنگ ریزوں نے نکلے شہادت پڑھا اسی مبارک ہاتھ کے اشارے سے فتح مکہ کے روز تین سو ساٹھ ہتھکے بعد ونگرے منہ کے بل گر پڑے۔ اسی مبارک ہاتھ کی ایک انگلی کے اشارے سے چاند و پارہ ہو گیا اسی مبارک ہاتھ کی انگلیوں سے متعدد بار چشمے کی طرح پانی جاری ہوا۔ تفصیل دیکھئے "البشریۃ تعلیم اللامۃ" اویسی فقرہ



اسی لئے کہ انسان کے گوشت کی ترکیب چار عناصر مٹی اور پانی وغیرہ سے ہے اور مٹی اور پانی کے اجتماع سے بدبو لازمی ہے یہی وجہ ہے کہ نالی میں پاک مٹی اور صاف ستھرا پانی جمع ہوں تو وہی پاک مٹی اور صاف ستھرا پانی بدبودار ہو جاتا ہے اور حبیب کبریٰ ﷺ کی بشریت اور آپ کی ترکیب چونکہ نورانی ہے اسی لئے اس سے جو پسینہ نمودار ہوگا وہ بھی نورانی و معطر ہوگا لیکن بد بخت پھر بھی کہتا ہے

میں بھی بشر وہ بھی بشر

## ام المؤمنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گواہی

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

عرقہ فی وجہہ مثل اللؤلؤ اطیب من المسک

(خصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۷۷)

آپ کے چہرہ اقدس کا پسینہ شریف موتیوں کی طرح اور کستوری سے زیادہ خوشبو ناک تھا

## شفائے امراض

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا۔ حالت خواب میں آپ ﷺ کو پسینہ آگیا۔ میری ماں ام سلیم نے ایک شیشی لی اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک اس میں ڈالنے لگی آپ ﷺ جاگ اٹھے اور فرمانے لگے ام سلیم! تو یہ کیا کرتی ہے؟ اس نے عرض کیا یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو اپنی خوشبو میں ڈالتے ہیں اور وہ تمام خوشبوؤں سے زیادہ خوشبودار بن جاتی ہے۔

دوسری روایت مسلم میں ہے کہ ام سلیم نے یوں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے بچوں کے لئے آپ کے پسینہ مبارک کی برکت کے امیدوار ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو نے سچ کہا اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے عرق مبارک کو بچوں کے چہرے اور بدن پر مل دیا کرتے تھے اور وہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہا کرتے۔

## فائدہ

حضور نبی پاک ﷺ نہ صرف خوشبو ناک بلکہ دافع البلاء ہیں اور یہ صحابیوں کا عقیدہ تھا وہابیوں کا عقیدہ نہیں۔

## ام سلیم کی گواہی

بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں چمڑے کے بستر پر قیلولہ فرماتے آپ

ﷺ کو پسینہ بہت آتا تھا جب پسینہ آتا تو اسے سبک (چمڑے کا ملبوس) میں ملا لیتی تھی۔

(خصائص کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۶۷)

## گھر والوں کی خبر غیروں کو کیا خبر

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسین اور خوروتھے آپ ﷺ کے رنگ میں نورانی کیفیت تھی اسی لئے آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرنے والے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کو چودہویں کے چاند سے تشبیہ دیتے ہیں۔

آپ ﷺ کے چہرے کا پسینہ موتی کی طرح اور خوشبو میں مشک خنن جیسا تھا۔ (خصائص کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۶۷)

## پسینہ کھوں یا نور

دیلی نے دو سندوں سے امام محمد بن اسماعیل بخاری (صاحب بخاری شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں سوت کات رہی تھی اور حضور ﷺ جو تبارک می رہے تھے آپ ﷺ کی پیشانی پر پسینہ آگیا اسی سے ایسا نور پیدا ہوا کہ میں حیران ہو گئی۔ حضور ﷺ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کیوں حیران ہو رہی ہو۔ میں نے عرض کی کہ آپ کا پسینہ اور نور کی کیفیت ابوبکر ہذلی کے مندرجہ ذیل پر صادق آتی ہے۔

وميترا من كل غير حيضة وفساد مرضعة وراء مغيل واذا نظرت الى اسرة وجهه بسرقت بردق

## العارض المنهل

وہ ہر بچے ہوئے حیض اور دودھ پلانے والی کے فساد اور جلد ہلاک کرنے والے مرض سے پاک ہے اور جب تم ان کے

چہرے کی شکنوں کو دیکھو گے تو وہ یوں چمکیں گی جیسے برسنے والی بادل کی بجلی چمکتی ہے

بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے جوتا رکھ کر کھڑے ہو گئے اور میرے ہاں تشریف لا کر میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارا بھلا کرے۔ بی بی نے کہا مجھے یاد نہیں کہ مجھے کبھی ایسی خوشبو آئی ہو جیسے اُس وقت آئی۔

## دیگر

اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چرخہ کات رہی تھی اور حضور ﷺ جو تبارک کو پیوند لگا رہے تھے آپ ﷺ کی پیشانی اقدس سے پسینہ آ رہا تھا اور نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر میں حیران رہ گئی اور حیرانی کے



عالم میں چرخہ کا تنے سے ٹھہر گئی۔ آپ نے مجھے اس حالت میں دیکھ کر فرمایا اے عائشہ حیران و پریشان کیوں ہو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ نکلتا ہے جس سے نور پیدا ہوتا ہے۔ (خیر البشر۔ بے مثل بشر)

## آپ کے پسینہ سے خوشبو کا آنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ خوش منظر نورانی رنگت والے تھے تو صیف کرنے والے۔ سوائے آپ ﷺ کے اور کسی کے چہرہ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ نہیں دی اور جب کبھی آپ ﷺ کو پسینہ آتا تو آپ ﷺ کے چہرہ انور سے موتیوں جیسے قطرے جھڑتے تھے جو مشک و عنبر و کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے۔ (زیئ الجالس، خیر البشر، بے مثل بشر)

## سوال

یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ بغدادی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ اس کے راوی ابو عبیدہ نے ہشام سے کوئی روایت کی ہو۔

## جواب

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے کیوں کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری (صاحب بخاری شریف رحمۃ اللہ علیہ) نے اس روایت کو قبول کیا ہے اور علم حدیث کا قاعدہ ہے جس حدیث کو ایسے ائمہ حدیث قبول کر لیں وہ حدیث قابل حجت ہوتی ہے۔

## عطریوں کا گھر

مقدمہ میں ایک صحابی کا قصہ ہم لکھ آئے ہیں کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی میں اپنی بیٹی بیاہ رہا ہوں میری مدد فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک شیشی اور درخت کی ٹہنی لاؤ۔ وہ لایا تو حضور ﷺ نے اپنی دونوں کلائیوں سے پسینہ پونچھ کر شیشی بھردی اور فرمایا یہ شیشی بیٹی کو دو اور اسے کہو کہ یہ لکڑی شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے چنانچہ لڑکی نے ایسے ہی کیا اسی وجہ سے اس گھر کی شہرت بھی بیت المطیین (عطر والے) سے ہو گئی۔ (خصائص کبریٰ)

صاحب روض لطیف فرماتے ہیں

یفوح من عرق مثل الجمان له شذتظل الغرائی منه تعطر

حضور ﷺ کے پسینہ مبارک میں جو چاندی کے موتیوں کے مشابہ تھے خوشبوئے مشک مہکتی تھی کہ حسین عورتیں اس کو بجائے عطر کے لگاتی تھیں۔

## حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ترکہ ورثہ میں جو چیزیں ملیں وہ یہ تھیں

(۱) ایک نبی کریم ﷺ کی چادر مبارک (۲) ایک پانی کا پیالہ (۳) ایک خیمہ کا بانس (۴) ایک اُٹھن۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر اکثر حضور ﷺ آرام فرماتے اور وہیں نزول وحی ہوتا تو آپ کو بوقت نزول وحی پسینہ آ جاتا۔ اس پسینہ مبارک کو حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شیشی میں جمع کر لیتیں اور دہنوں کو دے دیتی اور جو کوئی آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو اپنے جسم پر مل لیتا مرتے دم تک اس کے جسم سے خوشبو نہ جاتی یعنی اس کے جسم سے ہمیشہ خوشبو آتی رہتی جو عطر و گلاب وغیرہ میں بھی نہ پائی جاتی تھی۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خوب فرمایا

آپ ﷺ آجے عارض پر پسینہ نورا

## حضرت حلیمہ کیا کہتی ہیں

سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنی آبادی میں پہنچے تو تمام آبادی خوشبو سے مہک گئی جیسے مشک کی خوشبو ہے۔ آپ سے محبت و عقیدت ہر آدمی کے دل میں موجزن ہو گئی اور آپ سے سب پیار کرتے تھے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو وہ آپ کا دست مبارک اس جگہ رکھواتا اللہ تعالیٰ کے حکم سے شقایب ہوتا یہاں تک کہ اپنے جانوروں کا علاج بھی آپ ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے کرتے تھے۔ (حجۃ اللہ)

## گل گلاب اندر

بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج گل سفید اللہ تعالیٰ نے میرے پسینے سے پیدا فرمایا ایک روایت میں ہے کہ گل سرخ حضور ﷺ کے پسینے سے پیدا ہوا ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج کی واپسی پر میرے پسینے کا ایک قطرہ زمین پر گرا تو زمین ہنسی اس سے گل سرخ پیدا ہو گیا جو شخص مجھے سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھ لے۔ (مواعظ لدنیہ)

## ازالہ وہم

بعض لوگ گلاب کی احادیث پر شک کرتے ہیں حضرت شاہ محدث عبدالحق محقق فن حدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا



کہ یہ محدثین کی اصطلاحی گفتگو ہے اور فقیر اویسی غفرلہ پہلے عرض کر چکا ہے کہ اصطلاح حق ہے لیکن فضیلت محبوب حق بھی حق ہے۔ اسی لئے امام ابو الفرح ہروانی محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ ان احادیث میں وارد ہوا ہے وہ نبی مختار ﷺ کے بحر فضل و فضیلت بے کنار کا ایک قطرہ ہے جو عزت پروردگار عالم نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو بخشی ہے اور جس مرتبہ پر آپ کو بلند فرمایا ہے یہ ان کے بڑے حصے کی ایک معمولی سی مقدار ہے۔ (ایضاً)

## اصطلاح محدثین کا جواب

ہاں محدثین کی گفتگو اور ان کی اصطلاح بھی حق ہے کیوں کہ وہ تحقیق و تصحیح اسناد کی بناء پر گفتگو کرتے ہیں نہ یہ کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے شانِ قدر کے لئے بعید و محال سمجھتے ہیں لیکن وہابیہ دیوبندیہ پر افسوس نہ کیا جائے اس لئے کہ وہ فی قلوبہم مرض کے مریض ہیں ہاں افسوس ان پر ہے جو ان سے متاثر ہو کر اپنے آقا و مولیٰ کی شانِ اقدس میں محدثانہ گفتگو کی بناء پر شک و شبہ میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی مجبور ہیں کیوں نہ انہیں صحبت بد بختوں کی ملی ہے ورنہ حقیقت بین آنکھیں تو اس سے بڑھ کر دیکھتی ہیں یہ بشریت کے پسینہ کی بات ہے نوری پسینہ کا حال امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے سینے۔

## پسینہ حبیب اعظم ﷺ سے عرس و کرسی

## اور لوح و قلم وغیرہ پیدا ہونے

حضرت امام غزالی قدس سرہ لکھتے ہیں

ومن عرق وجهه خلق العرش والكرسى واللوح والقلم والشمس والحجاب والكواكب

وما كان في السماء

حضور ﷺ کے چہرہ اقدس کے پسینہ سے عرش، کرسی، لوح و قلم، سورج، حجاب اور کواکب پیدا کئے گئے۔

(وقائق الاخبار)

## فائدہ

مخالفین کے لئے یک نہ شد و شد بلکہ مرگ شد۔ کہ وہ غاہری پسینہ سے گلاب کی تخلیق کا انکار کرتا رہا۔ امام الشافعی حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے چہرہ نورانی (عالم بطون) سے کل کائنات کے اعلیٰ ترین اجزاء کا پیدا ہونا ثابت کر دیا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت عالم اسلام میں محتاج تعارف نہیں بلکہ وہابی بھی انہیں مانتا ہے۔

## مالک بن سنان اور خون مبارک

اُحد کی لڑائی میں جب نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور یا سر مبارک میں خُود کے دو حلقے گھس گئے تھے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑتے ہوئے آگے بڑھے اور دوسری جانب سے ابو عبیدہ دوڑے اور آگے بڑھ کر خُود کے حلقے دانت سے کھینچنے شروع کئے۔ ایک حلقہ نکالا جس سے ایک دانت حضرت ابو عبیدہ کا ٹوٹ گیا اس کی پرواہ نہ کی۔ دوسرا حلقہ کھینچا جس سے دوسرا بھی ٹوٹا لیکن حلقہ وہ بھی کھینچ ہی لیا۔ ان حلقوں کے نکلنے سے حضور ﷺ کے پاک جسم سے خون نکلنے لگا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لبوں سے اُس خون کو چوس لیا اور نگل لیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے خون میں میرا خون ملا ہے اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ (قرۃ العیون)

## بہشتی جوان کو دیکھو

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ اُحد میں حضور ﷺ کا دانت مبارک شہید ہوا تو لب مبارک بھی مجروح ہو گیا جس سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ حضرت مالک بن سنان یعنی حضرت ابوسعید خدری کے والد نے جو دیکھا تو آگے بڑھ کر لب مبارک کو چوسنا شروع کر دیا اور اتنا چوسا کہ وہ جگہ سفید ہو گئی جب وہ چوس رہے تھے تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا اسے پھینک دو تو انہوں نے کہا واللہ! میں آپ ﷺ کے خون مبارک کو زمین پر نہ پھینکوں گا اور نگل ہی گئے۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ارَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بہشتی کو دیکھنا چاہے اسے دیکھ لے۔

(زرقانی جلد ۲ صفحہ ۲۳۰)

## فائدہ

واقعی وہ بہشتی تھے کہ شہید ہو کر مرے۔

## عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور ﷺ نے چھپنے لگوائے تھے اس سے جو خون مبارک نکلا وہ حضور ﷺ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کر کے فرمایا اسے کہیں ایسی جگہ چھپا دو جہاں کوئی نہ دیکھے۔ وہ باہر نکل کر پی گئے جب واپس آئے تو آپ ﷺ نے



فرمایا کیا کیا ہے؟ عرض کی ایسی جگہ چھپا آیا ہوں جہاں کوئی نہ دیکھے گا۔ فرمایا شاید تو پی آیا ہے۔ عرض کی ہاں فرمایا تو بھی دوزخ سے بچ گیا۔ فرمایا افسوس ان لوگوں پر جو تجھے قتل کریں گے اور افسوس کہ تو ان سے نہ بچے گا۔

(خصائص کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۶۸، زرقانی جلد ۲ صفحہ ۲۳۰)

## شہد کا ذائقہ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ خونِ اقدس کا ذائقہ کیا تھا تو فرمایا ذائقہ شہد کی طرح اور خوشبو کستوری جیسی۔ (شرح ملا علی قاری)

## عقیدۂ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

راوی لکھتا ہے کہ

فكان يرون ان القوة التي به من ذلك الدم۔ (انوار محمدیہ صفحہ ۱۶۰)

صحابہ کرام یقین رکھتے تھے کہ حضرت عبداللہ میں جس قدر طاقت تھی کہ کئی سو بہادروں کو اکیلے ہی بھگا سکتے تھے وہ اسی خونِ مبارک کی وجہ سے تھی۔

## مرنے دم تک

جو ہر مکنوں میں ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کا خونِ مبارک پیا تو ان کے منہ سے مشک کی خوشبو نکل کر پھیلنے لگی اور یہ خوشبو آپ کے منہ میں ہمیشہ کے لئے قائم ہو گئی تھی یہاں تک کہ آپ کو سولی دی گئی۔ (خصائص کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۶۸)

## قریشی نوجوان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے چھپنے لگوائے جو خونِ مبارک نکلا وہ ایک قریشی غلام نے پی لیا۔

فقال اذهب احذرت نفسك من النار

تو فرمایا تو نے خود کو جہنم سے بچا لیا

## اصل واقعہ

جب سرورِ عالم ﷺ فارغ ہوئے تو جس قریشی نوجوان نے چھپنے لگائے تو خونِ مبارک کو گرانے کے لئے لے گیا

اور ایک دیوار کے پیچھے دائیں بائیں دیکھ کر خون کو چاٹ لیا۔ واپس آیا تو آپ نے اس کے چہرہ کو دیکھ کر فرمایا خون کا کیا ہوا۔ کہا دیوار کے پیچھے دبا آیا ہوں۔ فرمایا

این غیبت  
کہاں چھپایا ہے

عرض کی

یا رسول اللہ ﷺ نفست علی ذلك ان اهريقه فی الارض فهو فی بطنی  
یا رسول اللہ ﷺ مجھے گراں گزرا کہ آپ ﷺ کا خون مبارک زمین میں دباؤں تو کہیں بے ادبی نہ ہو جائے اسی لئے میں  
نے اسے اپنے پیٹ میں ڈال دیا ہے۔

آپ نے فرمایا

اذھب احدث نفسك من النار

جعفر طیار

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ حضور ﷺ کا خون  
مبارک پی لیا تھا۔

دھن پاک اور تھوک مبارک

حضور ﷺ کا دھن مبارک خوشبودار تھا۔ (شفاء)

زم زم میں خوشبو

حضور ﷺ کی خدمت میں زم زم شریف کا ایک ڈول لایا گیا

فمج فیہ فصار اطیب من الممک

تو آپ نے اس میں کلی کی تو وہ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہو گیا۔

نورانی چہرہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب صبح فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

لعاب مبارک کا کرشمہ

عتبہ بن فرقد جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں موصل کو فتح کیا ان کی بیوی ام عاصم  
بیان کرتی ہے کہ عتبہ کے ہاں ہم چار عورتیں تھیں ہم میں سے ہر ایک خوشبودار لگانے میں مبالغہ کرتی تھی تاکہ دوسری سے



اطیب ہو اور عتبہ کوئی خوشبو نہ لگا تا تھا۔ مگر اپنے ہاتھ سے تیل مل کر داڑھی کو مل لیتا تھا اور ہم سب سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔ جب وہ باہر نکلتا تو لوگ کہتے کہ ہم نے عتبہ کی خوشبو سے بڑھ کر کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا کہ ہم استعمال خوشبو میں کوشش کرتی ہیں اور تو ہم سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا سبب کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں میرے بدن پر آبلہ ریزے نمودار ہوئے میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ سے بیماری کی شکایت کی آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کپڑے اتار دو۔ میں نے کپڑے اتار دیئے اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک اپنے دست مبارک پر ڈال کر میری پیٹھ اور پیٹ پر مل دیا۔ اُس دن سے مجھ میں یہ خوشبو پیدا ہو گئی۔ (رواہ الطبرانی، حجتہ اللہ علی العالمین)

### فائدہ

بیماری سے تو انہیں شفاء ہو ہی گئی لیکن حضور ﷺ نے عطا کا منبع (چشمہ) بنادیا۔

### معطر اور بیماری

حضرت عمیرہ بنت مسعود انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میری پانچ بہنیں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ قدید (خلک کیا ہوا گوشت) تناول فرما رہے تھے۔ چپا کر ہم سب کو عطا فرمایا ہم میں بوئے ناخوش پیدا نہ ہوئی بلکہ تادم زریست ہمارے منہ سے ہمیشہ خوشبو آتی تھی۔ (رواہ طبرانی)

### فائدہ

حضرت محمد بن حاطب کے ہاتھ پر ہنڈیا گر پڑی اور وہ جل گیا۔ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ مجھے کچھ عطا کیجئے۔ آپ نے جو قدید سامنے رکھا ہوا تھا اس میں سے دیا۔ اس نے عرض کیا اپنے منہ میں سے دیکھئے۔ آپ نے منہ سے نکال کر اُسے دیا وہ کھا گئے۔ اُس روز سے فحش اور کلام فحش اس سے سننے میں نہ آیا۔ مذکورہ بالا امور کے علاوہ وہ بے شمار پیش گوئیاں اور دعوات جو پوری اور قبول ہوئیں وہ اس منہ مبارک سے نکلی ہوئی تھیں۔

### حدیبیہ کا کنواں

یوم حدیبیہ میں چاہ حدیبیہ کا تمام پانی لشکر اسلام نے (جو بقول حضرت براء بن عازب چودہ سو تھے) نکال لیا اس میں ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ حضور ﷺ نے پانی کا برتن طلب فرمایا اور وضو کر کے پانی کی ایک گلی کنوئیں میں ڈال دی۔ کنوئیں میں اس قدر پانی جمع ہو گیا کہ حدیبیہ میں قریباً بیس روز قیام رہا۔ تمام فوج اور ان کے اُونٹ اسی سے سیراب ہوتے رہے۔

## لعاب دهن مبارک

حضور ﷺ کے منہ مبارک کا لعاب زخمی اور بیماروں کے لئے شفاء تھا۔ چنانچہ خیبر کے دن آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں ڈال دیا تو وہ فوراً تندرست ہو گئے گویا درجہ شہم کبھی ہوا ہی نہ تھا۔

## آنکھ روشن

حضرت رفاعہ بن رافع کا بیان ہے کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا اور وہ پھوٹ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنا لعاب مبارک ڈال دیا اور دعا فرمائی پس تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بالکل درست ہو گئی۔

## سراسر کرامت بنادیا

قرشی عیشی اپنے صاحبزادے کو حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں لائے۔ حضور ﷺ عبد اللہ کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالنے لگے اور وہ اسے نگلنے لگے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا یہ مستی (سیراب) ہے۔ حضرت عبد اللہ جب زمین یا پتھر میں شگاف کرتے تو پانی نکل آتا تھا۔ (استحباب واصابہ وخصائص کبریٰ)

## کنواں مشک سے پُر

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی کا ڈول لایا گیا آپ نے اس سے تھوڑا سا پی کر کنویں میں ڈال دیا

فجاج منه مثل رائحة مسك۔ (دلائل النبوة ابو نعیم)

تو اس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔

## حضرت انس کی گواہی

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ان کے گھر کے کنوئیں میں لعاب دہن ڈال دیا۔ جب سے مدینہ طیبہ میں اس کنویں سے زیادہ شیریں کسی جگہ کا کنواں نہ تھا۔

## بغل شریف

حضور ﷺ کی بغل شریف سفید تھی اور اس سے کسی قسم کی ناخوش بو نہ آتی تھی بلکہ کستوری کی مانند خوشبو آ کر تھی۔



## ایک صحابی کی گواہی

حضرت معز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنگساری کے وقت ایک صحابی کا دل کانپ گیا خود فرماتے ہیں کہ حضرت معز پر پتھر برستے دیکھ کر مجھے ڈر کے مارے کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی گھبرا کر قریب تھا کہ میں گر پڑتا کہ آپ نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا اور وہ وقت ایسا تھا کہ آپ ﷺ کی بغلوں کا پسینہ مجھ پر ٹپک رہا تھا اور مجھے اس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔ (داری)

## بول اقدس

صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور ﷺ کا بول اقدس پینا نصیب ہوا۔ انہوں نے عہد بول سمجھ کر پیا اور رسول اکرم ﷺ کو اس کا علم ہوتا تو بجائے اظہارِ تاراضگی کے دارین کے انعامات کی نوید سے نوازتے۔ چند خوش قسمت صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واقعات ملاحظہ ہوں

## ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بی بی ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک رات اٹھ کر ایک جگہ گھر میں کسی برتن میں بول کیا۔ میں جاگی تو مجھے پیاس محسوس ہوئی میں نے اسی برتن سے پی لیا لیکن مجھے معلوم نہ ہوا کہ یہ کیا ہے۔ صبح اٹھتے ہی فرمایا اے ام ایمن اس برتن والی شے کو باہر پھینک دے۔ میں نے عرض کی حضور! وہ تو میں نے رات کو پی لیا تھا۔ آپ ﷺ یہ سن کر

نضحك رسول الله حتى بدت لوراجذه ثم قال اما والله مايجعن بطنك ابداً۔

حضور ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک دکھائی دیئے۔ پھر فرمایا اے ام ایمن تیرا پیٹ کبھی دروند نہ پائے گا۔ (کنز العمال صفحہ ۱۳۰ عن الحاكم)

## برکت بی بی

بی بی برکت رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

كان يبول في قلدح من عيدان ثم يوضع تحت سريره فاذا القدح ليس فيه شيء

حضور ﷺ کے پیالہ میں بول اقدس فرمایا کرتے اپنی چار پائی کے نیچے رکھ دیتے (پھر صبح کو گرایا جاتا ہوگا)

ایک رات کو دیکھا کہ وہ خالی تھا آپ نے گھروالوں سے پوچھا کہ اسے کوئی باہر پھینک آیا ہے۔ برکت بی بی جو

اُم المؤمنین بی بی اُم حبیبہ کے ساتھ حبشہ سے آئی تھی اور بی بی کی کنیت اُم یوسف تھی۔ فرمایا اے اُم یوسف تو نے نری صحت حاصل کر لی۔ (عبدالرزاق ابن جریر)

**فائدہ**

بی بی برکت کی کنیت اُم یوسف تھی۔

**بول مبارک کی برکت**

محمد شین کرام لکھتے ہیں کہ

فما مرضت حتی کان مرضه مائت۔ (ایضاً)

وہ اُم یوسف پھر کبھی بیمار نہ ہوئی یہاں تک وہ آخری بیماری تھی جس میں فوت ہوئی۔

**سند الحدیث**

حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بول مبارک پینے والی روایات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ سند صحیح ہے۔

**براز مقدس**

اُم المؤمنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو عرض کی کہ

رأیت یارسول اللہ انک تدخل الخلاء فاذا خرجت دخلت فی اثرک فما اری شیئا الا انی

اجدر النجۃ المسک

یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو بیت الخلاء میں داخل ہوتے دیکھتی ہوں آپ کی فراغت کے بعد اس میں کچھ نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ میں اس سے مشک کی سی خوشبو پاتی ہوں۔

اس کے جواب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ

انا معاشر الانبیاء تنبت اجسادنا علی ارواح اهل الجنة غما خرج منها شیء ابتلعه

ہم انبیاء علیہم السلام وہ ہیں جن کے اجسام اہل جنت کی ارواح پر ہوتے ہیں اس سے جو کچھ خارج ہوتا ہے اسے

زمین نگل جاتی ہے۔

**تصدیق و تائید از حدیث**

مروی ہے کہ

انه ﷺ اذا اراد ان یغوط انشقت الارض وابتلعت بوله وغانطه وفاضت لذلك راتحة طيبة۔

حضور سرورِ عالم ﷺ جب قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین پھٹ جاتی ہے وہ آپ کے بول و غناظہ شریف کو نگل جاتی



اسی لئے وہاں سے خوشبو بہکتی رہتی تھی۔

## فضلہ اقدس کے ڈھیلے کی خوشبو

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک سفر میں حضور ﷺ کے ہمراہ تھے۔ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قضاء حاجت فرمائی اور میں وہاں گیا جہاں سے آپ واپس آئے تھے وہاں کسی پانچخانہ و پیشاب کا اثر نہ پایا ایک ڈھیلہ دیکھا جس کو میں نے اٹھالیا تو اس ڈھیلے سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو آئی۔ (جمال باکمال صفحہ ۳۹، ۳۸)

## ہر جمعہ فضلہ پاک کا ڈھیلہ خوشبو سے مہکتا

حضرت ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ شرح شفاء جلد ۱ صفحہ ۱۶۲ کا بیان گزرا کہ وہ صحابی تین ڈھیلے پڑے (فارغ از احتیاج حبيب اللہ) گھر لائے وہ خود فرماتے ہیں کہ

اذا جئت يوم الجمعة المسجد اخذتہن فی کمی فتغلب روائحہن روائح من تطيب وتعطر

جب میں جمعہ کے دن مسجد میں آتا تھا تو وہ ڈھیلے آستین میں ڈال کر لاتا ان کی خوشبو ایسی بہکتی کہ تمام عطر اور خوشبو لگانے والوں کی خوشبو پر غالب ہو جاتی۔

## فائدہ

یہ کمال بے کمال امتی کو عبرت کے لئے کافی ہے کیونکہ مصطفیٰ ﷺ کے بیت الخلاء مبارک کا ڈھیلہ صحابہ کو جمعہ کی خوشبوئے سنت کے لئے کسی عطر و کستوری کی ضرورت نہ رہی بلکہ وہ تو دوسری خوشبوؤں پر اپنے نبی پاک ﷺ کے بیت الخلاء مبارک کے ڈھیلے کو ترجیح دے رہا ہے۔

سچ ہے وہ صحابی تھا وہابی نہ تھا

## سوال

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ فضلاء رسول ﷺ کی روایت از ابن علوان موضوع ہے ہم صرف حدیث کے موضوع ہونے کی وجہ سے منکر ہیں اگر کسی صحیح حدیث سے ثابت ہو جائے تو ہم ماننے کو تیار ہیں۔

## جواب

یہ صرف زبانی بات ہے ورنہ ہم اسی طہارۃ فضلاء کو صحیح ثابت کر دکھاتے ہیں۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے وہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ امام بیہقی کا قول درست نہیں کیوں کہ یہی

**نقشہ اشیع ہندوستان**

## محدثانہ بحث

عاشقانِ ابدِ لیلِ چہ کار

مشہور مقولہ ہے اہل ظواہر بالخصوص و ابائیت دیوبندیت سے متاثر عوام سے گزارش ہے کہ فن حدیث کا قاعدہ ہے

5

(۱) فضائل میں احادیث ضعیفہ بلکہ وہ موضوعہ جن کا مضمون احادیث صحیحہ سے مؤید و موثق ہو وہ قابل قبول ہیں۔

(۲) ان روایات میں احادیث صحیحہ بھی ہیں جس سے باقاعدہ فن حدیث ضعیف بھی ہو کر معنا صحیح ہو جاتی ہے۔

(۳) کسی حدیث کی ضعیف یا موضوع سند ہو اس کی دیگر سند دوسرے ثقہ راویوں سے مستند ہو جائے تو وہ حدیث حسن



غیر ہو کر صحیح ہو جاتی ہے۔

(۴) کسی حدیث کا کسی محدث بلکہ بہت سے محدثین کے نزدیک ضعیف موضوع ہونا قاذح نہیں کیوں کہ اس محدث یا محدثین کے علم یا اس کے شرائط پر حدیث ضعیف یا موضوع ہو لیکن ممکن ہے کہ دوسرے محدثین کے علم یا ان کے شرائط پر صحیح ہو۔ جیسے حدیث فضلہ (براز) میں حدیث کو امام بیہقی نے موضوع کہہ دیا لیکن امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے سات سندات سے صحیح ثابت کر دکھلایا۔

(۵) الحدیث من حیث الحدیث کو بلا تحقیق حدیث ضعیف یا موضوع کہہ دینا من وجہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہے۔ اس سے حضور ﷺ سخت ناراض ہوتے ہیں بلکہ کئی ایسے واقعات ہو گزرے ہیں مثلاً حدیث شریف میں ہے کہ بدھ کے دن ناخن کٹوانے سے برص پیدا ہوتا ہے۔

### حدیث کی بے ادبی کی سزا

ایک عالم دین بدھ کو ناخن کٹوارہے تھے کسی نے روکا تو جواب دیا کہ جس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہے وہ صحیح نہیں فوراً برص میں مبتلا ہو گئے۔ رات کو خواب میں حضور ﷺ کی تریارت ہوئی اپنے حال کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے میری حدیث نہیں سنی تھی۔ عرض کی میرے نزدیک وہ حدیث صحت کو نہ پہنچی تھی آپ ﷺ نے فرمایا تیرے لئے اتنا کافی تھا کہ وہ حدیث ہمارے نام سے تمہارے کان تک پہنچی۔ یہ فرما کر اس کے بدن پر ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ شخص تندرست ہو گیا اسی وقت تو یہ کہی کہ اب کبھی حدیث سن کر ایسی مخالفت نہ کروں گا۔ (نسیم الریاض، شرح شفاء)

باقی قوانین فقیر کی کتاب ”شہد سے بیٹھا محمد نام“ میں پڑھئے۔

### انتباہ

انہی قوانین کی لاج رکھتے ہوئے ہر امتی کا فرض ہے کہ وہ حضور ﷺ کے فضائل مبارک کے کمالات میں بدگمانی نہ کرے اگر کسی کی قسمت ازل سے ماری ہوئی ہے وہ جانے اور اس کا خدا۔

### ناف بریدہ

ہر انسان کو یقین ہے کہ پیدائش کے وقت اس کی ناف کاٹی جاتی ہے اس لئے کہ اس ناف کے ذریعے ہر انسان حیض کے خون سے خوراک حاصل کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ حمل میں ہر انسان خون پی کر زندہ رہتا ہے۔ یہ اسی خون کے پینے کی علامت ہے کہ اس کی ناف کاٹی جاتی ہے اور پھر اصول طب پر اسی خون کے اثرات سے ہر انسان چمک کا شکار

ہوتا ہے ورنہ کم از کم اس کے بخار کے حملہ سے تو کوئی انسان بھی نہیں بچ سکتا۔ چنانچہ شرح اسباب (کتاب طب) میں ہے کہ حضور ﷺ کو اس خون سے خوراک نہ دی گئی اسی لئے آپ چچک کے مرض سے محفوظ تھے اس لئے ناف بریدہ پیدا ہوئے۔

انسان کے لئے خروجِ ریح ایسی گندی بیماری ہے اسے مجلس میں سو بار چھپاؤ نہ چھپائے چھپتی ہے اور نہ روکے روکتی ہے اگر روکو تو ہزار بیماریاں لاتی ہیں اور جب خارج ہوتی ہے اہل مجلس ہزاروں لعنتیں بھیجتے ہیں خدا نہ کرے کسی صاحب کا ہاضمہ گڑبڑ نہ ہو اگر بدہضمی کی صورت میں اس کا خروج ہو تو اہل مجلس محسوس کرتے ہیں کہ ہفتہ بھر کے مُردار کی بدبو بھی اس سے ہزاروں بار پناہ مانگتی ہے اور اس کا کسی کو انکار ہو تو بتائے۔ اس کے بعد حبیب کبریٰ ﷺ کے متعلق بتائے کہ آپ ﷺ بشر ہیں لیکن ریح جیسے غلیظ عارضہ سے منزہ اور پاک ہیں۔ (لیکن اس بد بخت کو کون سمجھائے جو عقیدہ رکھتا ہے کہ نفس بشریت میں ہم سب برابر ہیں نبی غیر نبی میں کوئی فرق نہیں) (فتاویٰ رشیدیہ تقویۃ الایمان ملخصاً)

### مادہ منویہ

یہ وہ مادہ ہے کہ جس کا نام لینا حیاءِ شرم محسوس ہوتی ہے اسے یار لوگوں نے عوام (بشر) کے لئے پاک کہہ دیا ممکن ہے کہ اگر حضور ﷺ کے لئے کہا جائے کہ آپ کا یہ مادہ مقدس و منزہ تھا تو سخ یا ہو جاتے ہیں۔ دلیل کے طور پر بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ روایت پیش کر دیتے ہیں جسے فقیر مقدمہ ہذا میں لکھ کر اس کا تفصیلی جواب عرض کر چکا ہے۔ (فلینظر ثمہ)

### فَسَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِي سَيِّئَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

#### کی نظر میں

حضرت علامہ بدر الدین محقق احناف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ طبرانی کی روایت اوسط سے سلمیٰ زوجہ ابو رافع سے حضور ﷺ کا غسل مبارک کا مستعمل پانی پینا ثابت ہے جس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے بدن پر دوزخ کی آگ حرام ہوگئی۔ (ترجمہ از انوار الباری صفحہ ۸۶)

### حدیث شریف

حضور سرور عالم ﷺ نے غسل فرمایا تو بی بی سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں تو میں نے آپ ﷺ کا غسل کا پانی پیا آپ کو اطلاع ملی آپ ﷺ نے فرمایا

اذهبى فقد حرم الله بدنك على النار

جاؤ اللہ تعالیٰ نے تیرے بدن کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا



## مدینہ پاک کے درودیوار

اب بھی مدینہ منورہ کے درودیوار سے خوشبوئیں آرہی ہیں جنہیں محبان و عاشقان حبیب خدا رسول اکرم ﷺ شامہ محبت سے سونگھا کرتے ہیں۔

شہلی کہ یکہ از علمائے صاحب وجدان است می گوید کہ تربت مدینہ رانچہ خاص است کہ در پنج مشک و عنبر نیست۔

(جذب القلوب صفحہ ۱۰)

حضرت شہلی جو صاحب علم و وجدان ہیں فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی مٹی مبارک میں ایک خاص قسم کی خوشبو ہے جو مشک و عنبر میں نہیں۔

## علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

علامہ مرحوم نے فرمایا کہ

خاک طیبہ از دو عالم خوشتر است

دے تنگ شہر ہے کہ دیوے دلیر است

## حضرت عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لطیف رسول اللہ ﷺ طاب لها سیمها فما المسك والكافور والضدل الرطب

رسول اکرم ﷺ کی خوشبو سے مدینہ طیبہ کی ہوا ایسی خوشبودار ہوگئی ہے کہ کستوری کا عطر مندل تر و تازہ کی کیا مجال

## یا قوتی بیان

حضرت یا قوت نے فرمایا کہ منجملہ خصائص مدینہ طیبہ کے ایک یہ ہے کہ وہاں خوشبو ہر وقت مہکتی رہتی ہے اور وہاں کی بارش کی وہ محبوب و مرغوب خوشبو ہے جو دوسرے شہروں کی بارش میں ایسی خوشبو نہیں ہوتی۔

## ابن بطال نے فرمایا

حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ طیبہ میں رہتا ہے وہ اس کی خاک مبارک اور درودیوار سے خوشبو محسوس کرتا ہے۔

## فقیر اویسی غفرلہ

فقیر اویسی غفرلہ کو مدینہ طیبہ کی باریا راحضری کا شرف نصیب ہوا۔ اللہ واحد شاہد ہے کہ مدینہ پاک کی نزاری خوشبو کا احساس دل و دماغ سے نہیں اترتا لیکن اس احساس کے لئے بھی دولت ایمان و عشق ضروری ہے اسی لئے حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

اول ارض مس جلد المصطفیٰ ترابها ان تعظم عرصاتھا وتنسم نفعھا تھا وتقبل وبوعھا

وجدوا انھا

جس سرزمین اقدس کو حضور ﷺ کے جسم اطہر کا چھونا نصیب ہوا لازم ہے کہ اس کے میدانوں کی تعظیم کی جائے اور اس کی جوائیں سونگھی جائیں اور اس کے درو یار کو چوما جائے

مزید تفصیل فقیر کی کتاب ”محبوب مدینہ“ میں ہے۔

## بیہ ایمانی کی نشانی

مدینہ طیبہ کی خوشگوار فضا جسے نہیں بھاتی وہ اپنے اوپر ماتم کرے کیوں کہ حضور ﷺ کے شہر کی فضاء منافقین کو نہ بھائی۔ آج ایمان کے مدعی کو اگر یہ فضاء مرغوب نہیں تو وہ انہیں منافقین کا بھائی ہے۔

## بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گواہی

حضور ﷺ کے دفن کے بعد بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت انس سے فرمایا

یا انس طابت نفسك ان تحثو علی رسول اللہ ﷺ التراب

اے انس تیرے اسی کام سے خوش ہوا کہ تو رسول اللہ ﷺ کی قبر پر مٹی ڈالے

اس کے بعد

اخذت من القبر الشریف فوضعت علی عینھا ونشدت

بی بی نے قبر شریف سے تھوڑی سی مٹی اٹھائی اور آنکھوں پر لگا کر یہ شعر پڑھا

ماذا علی من ثم تربة احمد

ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

صبت علی مصائب لوانھا

حبة علیا لایام حزن لیا لیا

حضور ﷺ کی تربت کی خاک جو سونگھے گا اس کا کیا ہے اس کے لئے یہ ہے کہ زندگی بھر ایسی خوشبو نہ سونگھے گا۔ مجھ پر



مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اگر یہی مصائب روشن کونوں پر پڑیں تو وہ سیاہ راتیں بن جائیں۔

## ولادت تمھاری ہماری

کسی کو یقین نہیں آتا تو اپنی ماں یا دایہ یا مہسایوں کی بڑی بی بی گھر والوں میں سے اپنی پیدائش کا حال پوچھ لے تو یقین آئے گا کہ صاحب بہادر شکم مادر سے باہر تشریف لائے تو سر سے پاؤں تک گندگی، غلاظت اور کچھڑ سے لت پت۔ اگر صاحب بہادر کو نہ لایا نہ جاتا تو کھیاں منٹوں میں بُرا حشر کر دیتیں لیکن.....

## ولادت باسعادت

حدیث مبارکہ میں ہے کہ

خرج **ﷺ** **نظيفا مابہ قدر**۔ (مواہب لدنیہ)

## غیر مقلدین کا نجس عقیدہ

حضور ﷺ کے فضائل مبارکہ کو ظاہر و مطہر عالم اسلام کے جملہ علماء کرام مانتے ہیں لیکن غیر مقلدین وہابی کی نجاست بھری ذہنیت ملاحظہ ہو۔

## رسول اللہ ﷺ کا بول مبارک ناپاک اور نجس ہے

جس حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک صحابی نے حضور ﷺ کا بول مبارک پانی سمجھ کر نوش کر لیا جب اُس کو پتہ چلا تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پیٹ میں کبھی درو نہیں ہوگا اس حدیث صحیح تسلیم کر لینے کے باوجود امام ابوہبیب عبد اللہ روپڑی اپنے فتاویٰ میں لکھتا ہے۔

اس روایت سے آپ کے پیشاب کا پاک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیوں کہ غلطی سے پیا گیا ہے رہا آپ کا یہ فرمان کہ تیرے پیٹ میں درو نہیں ہوگا۔ یہ علاج ہے بعض نجس چیز بھی علاج بن جاتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی وجہ سے ہوئی تھی اس لئے اس نجس چیز کو اس کے لئے شفاء بنادیا۔ بہر حال اس فعل کو طہارت کی دلیل بنانا غلط ہے۔ (فتاویٰ الہمدیہ مطبوعہ سرگودھا جلد ۱ صفحہ ۲۵۱، مصنف عبد اللہ روپڑی)

## موج پہ آگئے

جس ذاتِ کریم ﷺ نے ناپاکوں کو پاک کیا جس کی گواہی قرآن مجید نے دی

**وَيُزَكِّيهِمْ** (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت ۱۲۹)

**ترجمہ:** اور انہیں خوب ستھرا فرما دے۔

(یہ وہابی سوچتی ہیں) کہ ان کے بول و براز مبارک کو ناپاک اور نجس کہا لیکن موج پہ آگئے تو کہہ دیا کہ گھوڑوں، اُونٹوں

، بیلوں، بھینسوں، بھیڑوں وغیرہ جانوروں کے پیشاب اور منی وغیرہ پاک بلکہ ان کے مذہب پلید کا مطالعہ کیا جائے تو سراپا پلید ہی پلید ہے اگر کسی کو اختیار نہیں تو پڑھ لے ان کی غذاؤں کے چند نمونے۔

## جانوروں کی منی

گتے اور خنزیر کے سوا تمام جانوروں کی منی پاک ہے۔ (فقہ محمدیہ صفحہ ۴۱)

## پاک منی کھانا جائز

(مرد اور عورت) دونوں کی منی پاک ہے اور جب کہ منی پاک تو آیا اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں یعنی بعض منی کھانا جائز سمجھتے ہیں۔ (فقہ محمدیہ جلد ۱ صفحہ ۴۱، مصنف مولوی ابوالحسن)

آپ یہ باتیں دیکھ کر حیران نہ ہوں۔ غیر مقلدین کی شریعت ہی انوکھی ہے

بجو صیلا است۔ (عرف الحدادی صفحہ ۲۳۵)

بجو کھانا جائز ہے

منی ہر چند پاک است (عرف الحدادی صفحہ ۴۱، اوقفتہ محمدی صفحہ ۴۱)

انسان اور جانوروں سب کی منی پاک ہے۔

کچھوا حلال ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم صفحہ ۱۳۳)

گوہ حلال ہے۔ (تفسیر ستاری صفحہ ۴۳۶)

داڑھی والے مرد کے لئے عورت کا دودھ پینا جائز ہے۔ (روضۃ النبیہ صفحہ ۳۳۶)

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی غلیظ غذاؤں کو حلال سمجھتے اور رسول اللہ ﷺ کے بول مبارک کو بخش کہتے ہوئے شرماتے بھی نہیں۔ اس کی مزید تفصیل کے لئے ”شتر بے مہار و ہالی“ کا مطالعہ کیجئے

تم الكتاب بفضل التواب بحرمة الشفيع ﷺ يوم الحساب

هذا آخر مرقمه

الفقيه القادري ابو الصالح محمد فيض احمد اوسي رضوي غفر له

بہاولپور۔ پاکستان